سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

بدھ، 8۔مارچ 2017

(یوم الاربعاء، 8۔جمادی الثانی 1438ھ)

سولھویں اسمبلی: ستائیسواں اجلاس

جلد 27: شمارہ 3

155

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ8۔مارچ2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1۔ رنگ روڈ اتھارٹی لاہور کی سالانہ کارکردگی رپورٹس برائے سال 12-2011 اور 13-2012

ایک وزیر رنگ روڈ اتھارٹی لاہور کی سالانہ کارکردگی رپورٹس برائے سال 12-2011 اور 13-2012 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2۔ مدبندی حسابات، حکومت پنجاب برائے سال 15-2014 کے اکاؤنٹس بارے آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ

ایک وزیر مدبندی حسابات، حکومت پنجاب برائے سال 15-2014 کے اکاؤنٹس بارے آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) عام بحث

پری بجٹ بحث

157

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا ستائیسواں اجلاس

بدھ 8-مارچ 2017

(یوم الاربعاء، 8-جمادی الثانی 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 15 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝ الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ۝
يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۝ كَلَّا لَيُنبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝
وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ ۝ الَّتِي
تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ ۝ إِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ ۝ فِي
عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝

سورۃ الھُمَزۃ 1 تا 9

ہر طعن آمیز اشارتیں کرنے والے چغل خور کی خرابی ہے(1) جو مال جمع کرتا اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے(2)(اور) خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کی ہمیشہ کی زندگی کا موجب ہوگا(3) ہرگز نہیں وہ ضرور حطمہ میں ڈالا جائے گا(4) اور تم کیا سمجھے کہ حطمہ کیا ہے؟(5) وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے(6) جو دلوں پر جا لپٹے گی(7)(اور) وہ اس میں بند کر دیئے جائیں گے(8)(یعنی آگ کے) لمبے لمبے ستونوں میں(9)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لوگ جو ان کے گیت گاتے ہیں
عظمتیں بے شمار پاتے ہیں
جن کا کوئی نہ ہو زمانے میں
ان کو سینے سے وہ لگاتے ہیں
آپ کی یاد بھی عجب شے ہے
غم زمانے کے بُھول جاتے ہیں
باندھ رکھا ہے میں نے رختِ سفر
دیکھیں سرکار کب بلاتے ہیں

سوالات

(محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اوران کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر5612 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔اگر وقفہ سوالات کے دوران آجائیں تواس سوال کو take up کرلیں گے ورنہ یہ سوال dispose of تصور کیا جائے گا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی میں نے آپ کا نام نہیں پکارا اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

کورم کی نشاندہی

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر!ہمارے سوالات ایجنڈے پر نہیں آتے اوراس حوالے سے کل بھی میں نے آپ سے request کی تھی اورآج بھی میرے سوال دوسری فہرست میں ڈالے گئے ہیں جبکہ نشان زدہ فہرست میں صرف ایک سوال ہے تو میں اس حوالے سے احتجاج کرتے ہوئے کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: دیکھیں،اب توآپ نے کورم کی نشاندہی کردی ہے تو میں اس بارے میں بعد میں بات کروں گا۔جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، گنتی کی گئی ہے لیکن کورم پورا نہ ہے لہٰذا20 منٹ کے لئے وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر بیس منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کر دی گئی)

(وقفہ کے بعد جناب سپیکر دوپہر 12 بج کر30 منٹ پر
دوبارہ کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے۔اب اجلاس کی کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔آپ بتا دیں گے کہ کتنے معزز ممبران اس وقت ایوان میں موجود ہیں؟

جناب سپیکر: نہیں نہیں، کورم پورا ہے، جب میں نے کہہ دیا ہے تو کورم پورا ہے۔93 ممبران ایوان میں موجود ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! ممبرز پورے نہیں ہیں آپ ممبران کو کھڑے کر کے گنتی کروائیں۔

جناب سپیکر: آپ مجھے یہ نہ کہیں۔ میں کہہ رہا ہوں کہ ممبران پورے ہیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گنتی پوری نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ایوان میں93 ممبران ہیں۔آپ تشریف رکھیں، پلیز آپ تشریف رکھیں۔آپ Chair کے ساتھ ایسے بات نہ کریں، آپ مہربانی کریں۔ میاں صاحب! آپ کا سوال ہے آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پہلے گنتی پوری کروالیں۔

جناب سپیکر: میں کہہ رہا ہوں کہ گنتی پوری ہے۔ گنتی دوبارہ کروالی گئی ہے، گنتی پوری ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔ میں کورم کی دوبارہ نشاندہی کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، دوبارہ گنتی کر لی گئی ہے، کورم پورا ہے کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: 93 ممبران موجود ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ موجود ہیں۔ میری رولنگ ہے کہ موجود ہیں۔ اگر آپ بات کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے نہیں تو میں اس کو چھوڑ دیتا ہوں۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گنتی پوری کریں۔ کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! کیا آپ اپنی بات کرنا چاہتے ہیں یا نہیں کرنا چاہتے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آپ زیادتی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میں زیادتی نہیں کر رہا آپ کر رہے ہیں۔ آپ Chair کو dictate کرنے کی کوشش مت کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔ اگر آپ بات کرنا چاہتے ہیں تو ٹھیک ہے نہیں تو میں اس سوال کو dispose of کر دوں گا۔ (قطع کلامیاں)

میں ایسے آپ کی کوئی بات نہیں سنوں گا۔ آپ کی بڑی مہربانی۔ آپ کا سوال ہے آپ سوال کر لیں۔ آپ Chair کے بارے میں کوئی غلط الفاظ استعمال کریں گے تو میں آپ پر action لوں گا۔ I am telling you this. Be careful. (قطع کلامیاں)

آپ تشریف رکھیں۔ آپ کا سوال ہے۔ آپ اپنے سوال کا جواب لینا چاہتے ہیں یا نہیں؟ (قطع کلامیاں)

آپ کا Chair کے ساتھ یہ کیا رویّہ ہے؟ آپ dictate کرتے ہیں، کیا آپ Chair کو dictate کر رہے ہیں؟ (قطع کلامیاں)

میں نے جب announce کیا تھا تو اس وقت کورم پورا تھا۔ آپ اس طرح dictate مت کریں۔ آپ اس طرح مت کریں۔ آپ جب point out کریں گے تو پھر میں دیکھوں گا۔ یہ سوال آپ کا ہے آپ اس کا جواب لیں۔ (قطع کلامیاں)

آپ بولتے رہیں۔ آپ Chair کو dictate مت کریں۔ آپ کی بڑی مہربانی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کیا یہ طریق کار میں نے خود بنایا ہے؟ یہ آپ کے قانون اور آئین نے بنایا ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں اور آپ کیا طریقہ اختیار کر رہے ہیں؟ نہیں، نہیں۔ آپ یہ سوال لینا چاہتے ہیں یا نہیں؟ آپ مجھے بتائیں۔ آپ بات نہیں کرنا چاہتے تو کیا میں اس سوال کو dispose of کر دوں؟ میں آئین کے مطابق ہوں اور ایوان کا custodian ہوں۔ I am telling you this. آپ ایسی بات نہ کریں۔ آپ اپنے آپ کو کنٹرول کریں۔ کیا آپ اب بھی کورم point out کرنا چاہتے ہیں؟

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں point out کر رہا ہوں کہ کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کورم point out کیا گیا ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جی، کورم پورا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جب میں کہوں گا کہ کورم پورا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ کورم پورا ہے۔ بڑی مہربانی۔ اب کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے گو سپیکر گو کی نعرے بازی)

جناب سپیکر: آپ Chair کے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔ کیا میں آپ کا announce کر دوں؟ میں یہ نہیں کرنا چاہتا۔ آپ سپیکر کو کدھر بھیجنا چاہتے ہیں، کیا آپ کے پاس کوئی چیز ہے تو بھیجو اور کیا آپ کے پاس کوئی چیز ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے گو سپیکر گو کی نعرے بازی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی جانب سے گو عمران گو کی نعرے بازی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(---جاری)

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں آپ کو بار بار کہہ رہا ہوں، میں بار بار آپ کا نام پکار رہا ہوں کہ آپ کا سوال ہے۔ اگلا سوال نمبر 1856 میاں محمد اسلم اقبال کا ہے--- موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے نہیں تو یہ سوال dispose of تصور کیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 2411 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے--- موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے ورنہ یہ سوال dispose of تصور کیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 2600 بھی ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے--- موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے ورنہ یہ سوال dispose of تصور کیا جائے گا۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5541 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سپورٹس کمپلیکس سمن آباد لاہور سے متعلقہ تفصیلات

*5541: **محترمہ نگہت شیخ:** کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سمن آباد سپورٹس کمپلیکس کی تعمیر و آرائش پر کل کتنی لاگت آئی؟

(ب) سمن آباد سپورٹس کمپلیکس کو کب تعمیر کیا گیا نیز اس کی تعمیر کے لئے اشتہار کن کن اخبارات میں کب دیا گیا، اخبار کا نام اور اشتہار کی تاریخ سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) سمن آباد سپورٹس کمپلیکس میں کھلاڑیوں کو کون کون سی سہولتیں میسر ہیں نیز کھلاڑیوں کو مزید بہتر سہولتیں فراہم کرنے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(د) سمن آباد سپورٹس کمپلیکس کا کل رقبہ کتنا ہے، کتنے رقبہ پر سپورٹس کمپلیکس تعمیر کیا گیا اور کتنے رقبہ کو بطور گراؤنڈ استعمال کیا جا رہا ہے؟

(ہ) سپورٹس کمپلیکس سمن آباد کو پی ایچ اے نے کب اپنی تحویل میں لیا اور اس کمپلیکس میں کل کتنے ملازمین اور مالی کام کر رہے ہیں، ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) سمن آباد سپورٹس کمپلیکس ایل ڈی اے نے 1982 میں تعمیر کروایا لہٰذا تعمیر کی لاگت کا علم ایل ڈی اے کو ہے جبکہ اس کی آرائش پر تقریباً 41 ملین روپے لاگت آئی۔

(ب) سمن آباد سپورٹس کمپلیکس کو 1982 میں تعمیر کیا گیا۔ ان کے اشتہارات کا علم ایل ڈی اے کو ہے اور یہ سوال ایل ڈی اے سے متعلقہ ہے۔

(ج) سمن آباد سپورٹس کمپلیکس میں کھلاڑیوں کی سہولت کے لئے 1۔بیڈمنٹن 2۔ ٹیبل ٹینس 3۔ جمنیزیم 4۔ ایروبکس 5۔ سکواش 6۔ سوئمنگ پول 7۔ سنوکر ہیں۔ کھلاڑیوں کو مزید سہولتیں فراہم کرنے کے لئے حکومت کا فی الحال پروگرام نہ ہے۔

(د) سمن آباد سپورٹس کمپلیکس کا کل رقبہ دس ایکڑ اور سات کنال بمعہ بلڈنگ، سوئمنگ پول، گراؤنڈز ہے۔ سپورٹس کمپلیکس بلڈنگ بشمول سوئمنگ پول کا ایریا تقریباً سات کنال ہے اور کرکٹ گراؤنڈ کا رقبہ پانچ ایکڑ اور سیر کرنے والوں کے لئے گراؤنڈ کا رقبہ پانچ ایکڑ ہے۔

(ہ) سمن آباد سپورٹس کمپلیکس کو پی ایچ اے نے ایل ڈی اے سے 1998-11-17 کو اپنی تحویل میں لیا ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (ج) میں کہا گیا ہے کہ ٹیبل ٹینس وغیرہ کی سہولت نہ ہے۔ کیا گورنمنٹ یہ سہولیات خصوصاً خواتین کے لئے فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کیا اس جمنیزیم میں سہولیات دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے
گو نواز گو، گو شہباز گو اور گو سپیکر گو کی نعرے بازی)

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اس سوال کے جواب میں عرض ہے کہ سمن آباد سپورٹس کمپلیکس جو 1982 میں تعمیر کرایا گیا اور 1998 کے اندر پی ایچ اے کی تحویل میں دے دیا گیا تھا۔ اس کی آرائش اور تعمیر پر تقریباً 41 ملین روپے خرچ کئے گئے۔ سمن آباد سپورٹس کمپلیکس میں کھلاڑیوں کی سہولت کے لئے بیڈمنٹن اور ٹیبل ٹینس

موجود ہیں۔اس کے علاوہ محترمہ کا جو سوال ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ تھوڑے ہی دنوں میں within one month عورتوں کے لئے بھی باقاعدہ طور پر وہاں کھیلوں کے حوالے سے بندوبست کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے اور میں نے پہلے بھی خواتین کے حوالے سے ہی سوال پوچھا ہے۔ مجھے یہ بتا دیں چونکہ خواتین کو کھیلوں اور جمنیزیم کی سہولیات کم ملتی ہیں۔ کیا حکومت ایسا کوئی ارادہ رکھتی ہے کہ یہاں پر خواتین کو یہ سہولیات مل جائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ بالکل اس کا ارادہ ہے۔ اب یہ انٹرنیشنل سٹینڈرڈ کے مطابق بن چکا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے وقت میں اس کو اور بھی فنڈز دیئے جا رہے ہیں اور یہ بھی سوچا جا رہا ہے کہ اس کو اور جگہ پر plan out کیا جائے۔ صرف سمن آباد تک یہ سہولت نہ رہے بلکہ دوسری سوسائٹیوں میں بھی بنائے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ بہت خیال رکھ رہے ہیں۔ اگلا سوال بھی محترمہ آپ کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5760 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ایل ڈی اے کے ترقیاتی فنڈز اور کاموں سے متعلقہ تفصیلات

*5760: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2014 کے دوران ایل ڈی اے کو ترقیاتی کاموں کے لئے کل کتنا بجٹ دیا گیا؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں ایل ڈی اے کے ترقیاتی کاموں کے لئے سبزہ زار کو ایک کروڑ ستر لاکھ، جوبلی ٹاؤن کے لئے چار کروڑ تیس لاکھ، جوہر ٹاؤن فیز ون، فیز ٹو کے لئے تین کروڑ، موہلنوال کے لئے ایک کروڑ چالیس لاکھ، مصطفیٰ ٹاؤن کے لئے ساٹھ لاکھ اور نیو ہاؤسنگ سکیم کے لئے ستر کروڑ روپے رکھے گئے تھے نیز متذکرہ علاقوں میں کل کتنی رقم خرچ کی گئی اور کتنی رقم ایل ڈی اے انتظامیہ کی عدم توجہی اور کام میں غفلت کی وجہ سے بقایا بچی؟

(ج) ضلع لاہور میں لبرٹی پلازہ کی پارکنگ کے لئے کل کتنی رقم سال2014 میں رکھی گئی تھی نیز کتنی رقم خرچ کی گئی اور کتنی بقایا بچی اور کیوں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) سال2014 کے دوران ایل ڈی اے کو ترقیاتی کاموں کے لئے 2604.35 ملین روپے دیئے گئے۔

(ب) سال2014 کے دوران ایل ڈی اے نے سڑکوں کی بحالی، مرمت وپیچ ورک کے لئے 20 کروڑ روپے مختص کئے جن میں سے 15 کروڑ خرچ کئے گئے باقی رقم جاری کاموں کی تکمیل کے بعد رواں مالی سال میں ادا کی گئی۔

(ج) ضلع لاہور میں لبرٹی پلازہ کی پارکنگ کے لئے سال2014 میں کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 2015 میں دیا ہے اور اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ 2014 میں 20 کروڑ روپے مختص کئے گئے اس میں سے 15 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں اور باقی کی رقم رواں سال میں ادا کر دی جائے گی۔ مجھے یہ بتادیں کہ جو فنڈ 2014 میں allocate ہوا ہے اس کی ادائیگی 2017 میں کس طرح سے ہو گی؟

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ہم سب نے یہ فیصلہ کیا ہے کیونکہ کورم پورا نہیں تھا اور غلط روایت قائم کی گئی ہے لہٰذا ہم احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس موقع پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی جاری رہے گی؟

معاون خصوصی برائے وزیراعلیٰ (رانا محمد ارشد): جناب سپیکر! الحمد للہ کورم پورا ہے یہ گنتی کر لیں۔ یہ ایوان کی بے عزتی کر رہے ہیں اور ان کو رولز کے مطابق چلنا چاہئے۔ وقفہ سوالات چل رہا ہے۔ ان کا ایجنڈا ہی کچھ اور ہے اور یہ ملک دشمنی پر اتر آئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، راناصاحب! آپ تشریف رکھیں۔ بہت مہربانی۔ جی، محترمہ!

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے سوال پوچھ لیا تھا لیکن میں دوبارہ پوچھ لیتی ہوں۔ میرے سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ 2014 میں 20 کروڑ روپے مختص کئے گئے تھے جن میں سے 15 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں اور باقی کی رقم رواں سال میں ادا کر دی جائے گی۔ مجھے یہ بتا دیں کہ جو فنڈ 2014 میں allocate ہوا ہے اس کی ادائیگی 2017 میں کس طرح سے ہوگی اور یہ کن کاموں پر خرچ ہوا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! جب بجٹ allocate کیا جاتا ہے۔ یہ ان کا ضمنی سوال نہیں بنتا بلکہ یہ fresh question بنتا ہے لیکن یہ جو 2014 اور 2017 کے بارے میں پوچھ رہی ہیں تو اس میں ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی نسبت فنانس ڈیپارٹمنٹ کا matter زیادہ ہے۔ ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو پیسے ملیں گے تو ہم نے اس وقت کام کرنا ہے۔ یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ سوال بنتا ہے لہٰذا آپ ان کو یہ سوال کریں کہ آپ ایسی سکیمیں کیوں کر رہے ہیں جیسا کہ آپ نے فنڈ 2014 میں دیا ہے تو اس کو 2014 میں ہی release کریں اور اگر 2017 میں فنڈ دیا ہے تو اس کو 2017 میں release کریں؟ ہم نے تو take up کرنا ہے اور ہم کو جیسے ہی پیسے ملتے ہیں ہم نے ویسے ہی بنانا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میرا سوال 2015 سے ہے تو اس کا جواب پھر 2015 میں ہی آنا چاہئے تھا۔ چلیں، اگر منسٹر صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ 2015 میں ادائیگی کر دی گئی ہے تو کن کاموں پر کی گئی، کیا ادائیگی کر دی گئی ہے یا نہیں، کتنی ادائیگی ہوئی ہے، کتنی باقی ہے اور کن کاموں پر کی گئی ہے؟ بلکہ میرے سوال کا جواب ہی مکمل نہیں ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اگر محترمہ چاہتی ہیں تو میں اس کے بارے میں بتا دیتا ہوں ویسے یہ fresh question بنتا ہے۔ لاہور پاکستان کا دوسرا بڑا شہر ہے اس کی آبادی جیسے جیسے بڑھتی جارہی ہے اس کی وجہ سے ٹریفک کا بھی بے پناہ رش ہو گیا ہے۔ اس کے انفراسٹرکچر کو جدید تقاضوں کے مطابق کرنے اور ہاؤسنگ کالونی میں بہتر معیار زندگی میسر کرنے کے لئے ایل ڈی اے پچھلی چار دہائیوں سے اس شہر کو خوبصورت بنانے میں کوشاں ہے۔ ایل ڈی اے نے پچھلی چار دہائیوں میں ضلع لاہور میں جوہر ٹاؤن، علامہ اقبال ٹاؤن،

سبزہ زار ٹاؤن، ٹاؤن شپ، گلبرگ ٹاؤن، فیصل ٹاؤن، جوبلی ٹاؤن اور ایل ڈی اے ہاؤسنگ سکیم جیسی شاندار سکیموں کوdevelop کیا جس نے شہر کی تقدیر کو بدل کر رکھ دیا ہے۔آج لاہور ایشیا کے سب سے اوّل شہروں میں شامل ہوتا ہے۔ایل ڈی اے ہر سال اپنے سالانہ بجٹ میں ڈویلپمنٹ کے لئے بجٹ رکھتا ہے۔2014 میں ایل ڈی اے نے 2604.35 ملین کا بجٹ رکھا جس میں سے 2250 ملین پنجاب گورنمنٹ نے مہیا کیا ہے۔اس رقم سے مولانا شوکت علی روڈ کو پنجاب یونیورسٹی سے توسیع دے کر ملتان روڈ سے جوڑ دیا گیا۔اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ شیخوپورہ میں لاہور، سرگودھا روڈ کی توسیع کی گئی اس پر دو عدد انڈر پاس تعمیر کئے گئے۔2014 میں ہی ایل ڈی اے نے اپنے وسائل سے ضلع لاہور میں سڑکوں کی بحالی اور مرمت کے لئے 20 کروڑ روپے مختص کئے جس کے تحت جوہر ٹاؤن، علامہ اقبال ٹاؤن، جوبلی ٹاؤن، سبزہ زار ٹاؤن، گلشن راوی، گجر پورہ اور ماڈل ٹاؤن توسیع سکیم اور سڑکوں کی بحالی و مرمت کے کام کئے گئے۔

جناب سپیکر!میں یہاں یہ بتانا بھی ضروری سمجھوں گا کہ 2014 میں لبرٹی کار پارکنگ پلازہ کے لئے کوئی رقم نہیں رکھی۔میں نے سوال کا proper جواب دے دیا ہے۔آپ جس بھی developed countries or cities میں چلے جائیں آپ جتنا بھی کام کر لیں وہ کم ہوتا ہے۔میں یہ نہیں کہتا کہ ایل ڈی اے نے perfection کر دی ہے تو perfection اس دنیا میں کہیں بھی نہیں ہے۔ہر روز کا کام نکلتا ہے اور ہر روز ڈویلپمنٹ ہوتی ہے۔اگر کہیں کوئی ایسی کمی ہے تو یہ مجھے point out کر دیں ہم اس کمی کو انشاء اللہ دُور کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

محترمہ نگہت شیخ:جناب سپیکر!میرے سوال کے جواب میں منسٹر صاحب کا اتنا طویل جواب بالکل ہی مختلف ہے۔میں نے صرف ایک چھوٹا سا سوال کیا تھا کہ یہ پیسوں کے متعلق بتادیں کہ وہ پیسے کہاں پر خرچ ہوئے ہیں اور کتنی ادائیگی ہو چکی ہے؟میں نے ہاں یا ناں میں رقم کے متعلق سوال پوچھا تھا؟ دوسرا اگر یہ ڈیپارٹمنٹ سے پیسے نہیں لے سکے تو اس میں ان کے ڈیپارٹمنٹ کی نااہلی ہے کہ یہ فنڈ release اور مکمل ادائیگیاں نہیں کروا سکے تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ(سید ہارون احمد سلطان بخاری):جناب سپیکر! میرے خیال میں محترمہ confuse ہیں کیونکہ یہ دو تین سوال combine ہی کر دیتی ہیں۔اگر انہوں نے question put کرنا ہے کہ یہ پیسے کہاں کہاں پر خرچ ہوئے ہیں یہ مجھ سے specifically پوچھ

لیں کہ اس اس علاقے میں کہاں کہاں کتنے پیسے لگے ہیں؟ یہ fresh question کر دیں تو میں ان کو تفصیل فراہم کر دوں گا۔

جناب سپیکر! دوسرے نمبر پر یہ جو بات کرتی ہیں تو یہ پیسے فنانس ڈیپارٹمنٹ release کرتا ہے۔ انہوں نے اگر اس بارے میں کچھ پوچھنا ہے تو یہ فنانس ڈیپارٹمنٹ والوں کو put question کریں اور ان کو پوچھیں کہ آپ لوگوں کو کیسے کیسے بجٹ allocate کر رہے ہیں؟ آپ کا سوال 2014 کا ہے تو آپ نے 2014 میں کن کن محکموں کو فنڈ دیا ہے اور کن محکموں کو فنڈ نہیں دیا؟ یہ ان کا ہم سے سوال کرنا نہیں بنتا بلکہ ان کا فنانس ڈیپارٹمنٹ سے سوال کرنا بنتا ہے۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! میں نے کس محکمے میں سوال جمع کروانے ہیں یا کیا سوال کرنے ہیں تو اس کے لئے الحمدللہ مجھے منسٹر صاحب کی guideline کی ضرورت نہیں ہے؟ میرا خیال ہے کہ ایوان میں بیٹھے ہوئے زیادہ تر لوگ اس چیز کو مانیں گے کہ منسٹر صاحب جو جواب دے رہے ہیں اس سے بہتر میرے سوال ہی ہیں اور میں جو بات کر رہی ہوں وہ relevant کر رہی ہوں۔ منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ میں اس طرح سے سوال کروں تو منسٹر صاحب نے شاید اس جواب کو خود بھی نہیں پڑھا ہے کیونکہ ان کا محکمہ جواب دے رہا ہے کہ 20 کروڑ روپے خرچ ہوئے ہیں۔ یہ مجھے مشورہ دینے سے پہلے خود جواب پڑھ لیتے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں معذرت خواہ ہوں کہ محترمہ کو میری وجہ سے تکلیف آرہی ہے لیکن یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے لہٰذا محترمہ آپ میرے چیمبر میں آجائیں تو میں ساری تفصیل separately فراہم کر دوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! انہوں نے relevant سوال ہی کیا ہے اور منسٹر صاحب آگے سے کیا کہہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر: محترمہ! وہ بات کر رہی ہیں لہٰذا آپ تشریف رکھیں انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں کی۔ منسٹر صاحب! یہ ایوان کی پراپرٹی ہوتی ہے اور یہ آپ کو ایوان میں ہی بتانا ہوتا ہے۔ اگر fresh question کی بات ہو تو پھر وہ آپ ان کو کہہ دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ specifically پوچھ لیں کہ اس علاقے میں کتنے پیسے لگے ہیں میں نے تو ان کو بتا دیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات وثقافت (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! محکمے نے جواب میں 20 کروڑ روپے کی جو رقم لکھی ہے اس کے بارے میں یہ تفصیل پوچھ رہی ہیں اور منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ آپ میرے پاس چیمبر میں آجائیں، یہ کوئی طریقہ ہے اور یہ کوئی language استعمال کرنے والی ہے۔ جب ایوان میں سوال ہوگا تو اس کا جواب بھی ایوان میں ہی آئے گا اور اس کا جواب چیمبر میں نہیں آنا ہوتا۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اس بات کو کسی اور طرف نہ لے کر جائیں اور ایسے نہ کریں۔ میں نے ان کو کہہ دیا ہے لہٰذا اب آپ تشریف رکھیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! سیکرٹری ہاؤسنگ یہاں پر موجود نہیں ہیں اور یہ تمام سوالات انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔ وہاں لوگوں کو پلاٹس اور گھر نہیں مل رہے لہٰذا ان سوالوں کو pending کر دیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! میں نے تو آپ کو اجازت نہیں دی۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اگر چیمبر والی بات پر میری محترمہ بہن کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں اس پر ان سے معذرت کرتا ہوں۔ یہ میرے لئے بہت قابل احترام ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! وہ چیمبر والی بات پر معذرت کر رہے ہیں۔ جی، ٹھیک ہے۔ مہربانی۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

MR SPEAKER: No point of order at this stage.

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہاں پر سیکرٹری ہاؤسنگ موجود نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! آپ کو کس نے کہا ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! آپ دیکھ لیں۔ میں بھی ایوان میں ہوں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب بالکل یہاں پر ہی تھے اور میرے خیال میں ابھی بھی یہاں پر ہی ہوں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر7257 چودھری عامر سلطان چیمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو اس سوال کو take up کر لیں گے ورنہ یہ سوال dispose of تصور کیا جائے گا۔ اگلا سوال باؤ اختر علی کا ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر7305 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پلازوں اور شاپنگ سنٹرز سے کمرشلائزیشن فیس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*7305: باؤ اختر علی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں موجود پلازوں اور شاپنگ سنٹروں سے سال2013 تا2015 میں کل کتنی کمرشلائزیشن فیس قومی خزانہ میں جمع ہوئی، تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں پلازوں اور شاپنگ سنٹروں نے سال2013 تا2015 میں کمرشلائزیشن فیس سرکاری خزانہ میں جمع نہیں کروائی بلکہ بعض افسروں کو لاکھوں روپے رشوت دیکر معاملہ ختم کروالیا؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان پلازوں اور شاپنگ سنٹروں کے مالکان اور ذمہ دار سرکاری ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع لاہور میں کمرشلائزیشن فیس کی مد میں سال2013 تا2015 تقریباً 7314.641/- ملین روپے جمع ہوئے ان میں سے 6,65,48,24,166/- روپے مستقل کمرشلائزیشن فیس کی مد میں اور 65,96,37,423/- روپے سالانہ کمرشلائزیشن فیس کی مد میں وصول کئے گئے، جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں جن پلازوں اور شاپنگ سنٹروں کے مالکان نے کمرشلائزیشن فیس جمع نہ کروائی ہو ان کے خلاف وقتاً فوقتاً آپریشن کیا جاتا ہے اور ان عمارات کو ایل ڈی اے سیل کرتا ہے اور کمرشلائزیشن فیس بھی وصول کی جاتی ہے۔

(ج) ایل ڈی اے کے کچھ اہلکار جن کے بارے میں کمرشل فیس کی مد میں کرپشن کے الزامات تھے اُن کے خلاف مورخہ 13.02.2017 کو ایک اعلیٰ سطح کی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جو کہ ان تمام شکایات کی تحقیقات کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! معزز منسٹر صاحب نے جز(ب) میں جواب دیا ہے کہ ہم لاہور میں کمرشل پلازوں کی کمرشلائزیشن فیس کے حوالے سے گاہے بگاہے پوچھتے رہتے ہیں اور ان سے وصولی کی ہم نے مہم چلائی ہوئی ہے۔ میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور میں کتنے پلازوں کو seal کیا، notices issue کئے، اِس مد میں اُن سے کتنی رقم وصول کی یا جو پلازہ مالکان قانون کی violation کرتے ہیں اُن کے خلاف کتنی ایف آئی آرز درج ہوئیں، اس حوالے سے مجھے اور ایوان کو وزیر صاحب بتائیں کہ اس کی کیا تفصیل ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! باؤ اختر علی نے کمرشل پلازوں کے حوالے سے بہت اچھا point out کیا ہے، اس کے متعلق میں بھی یہ سمجھتا ہوں اور ایل ڈی اے بھی یہ سمجھتا تھا کہ اس کے اندر ہماری بہت ساری کمیاں تھیں کیونکہ پہلے ریکارڈ کمپیوٹرائز نہیں ہوتا تھا۔ ان کے عملہ کے اوپر منحصر ہوتا تھا کہ وہ وہاں پر جا کر seal کرتا ہے یا نہیں، عملہ کسی کو وہاں پر رعایت بھی دے دیتا تھا اور کہیں کسی کی سفارش بھی آ جاتی تھی لیکن اب اس چیز کو بالکل ختم کرتے ہوئے ہم پورا ریکارڈ کمپیوٹرائز کر رہے ہیں۔ تقریباً 80 فیصد کمپیوٹرائز ہو چکا ہے اور باقی 20 فیصد جو رہ گیا ہے وہ within one month or two weeks of time سارے کا سارا ریکارڈ کمپیوٹرائز ہو جائے گا۔ میرے بھائی نے جیسے کہا تو 2012 سے لے کر 2015 تک تقریباً 7۔ارب 32 کروڑ روپے کی recovery ہو چکی ہے جس کی پوری تفصیل ایوان کی میز پر رکھی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: یہ تفصیل آپ نے کہاں پر رکھی ہوئی ہے؟ یہ آپ مجھے بتائیں اور ان کو direct نہ بتائیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ ایوان کی میز پر رکھی ہوئی ہے جس کو یہ پڑھ بھی سکتے ہیں اور اگر اس کے متعلق کچھ اور پوچھنا ہے تو وہ بھی میں بتا سکتا ہوں۔

باؤاختر علی: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے جو اعداد و شمار دیئے ہیں وہ جز(الف) میں تھے جبکہ جز(ب) میں انہوں نے کہا ہے کہ جن پلازہ مالکان نے کمرشلائزیشن فیس جمع نہیں کرائی اُن کے خلاف ہم action لے رہے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ ان کے خلاف اگر action لے رہے ہیں تو آیا لاہور جیسے شہر میں انہوں نے کوئی پلازہ seal کیا، کسی پلازے کو نوٹس بھیجا، کسی پلازہ مالک کے خلاف کوئی ایف آئی آر درج کرائی، اگر ایسا کیا گیا ہے تو ایوان میں جواب دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! اس پر کافی زیادہ کارروائی ہوئی تھی اور جب بھی کارروائی کی جاتی ہے تو لوگ کورٹ میں چلے جاتے ہیں۔ یہ اتنے زیادہ بھی نہیں ہیں اور ٹوٹل 9 سے 10 ہیں۔ میں معزز ممبر کو بتاتا ہوں کہ 2007 تک 58 شاہراہوں کو کمرشل declare کیا گیا تھا اور 2012 میں گلبرگ stream کو بھی declare کر دیا گیا تھا۔ جب کوئی پلازہ seal کیا جاتا ہے تو ظاہری بات ہے کہ اگر بے ضابطگیاں ہوں تو seal کیا جاتا ہے لیکن پلازہ مالکان کبھی بھی اپنی چھوٹی سی چیز کے لئے اپنے پلازے seal نہیں کرواتے اور وہ سب سے پہلے اپنی recovery جمع کروا دیتے ہیں۔ اس کے اندر میں یہ نہیں کہتا کہ ہمارا عملہ بالکل ٹھیک ہے لیکن میں نے خود کہا ہے کہ اس کو ہم computerize کر رہے ہیں۔ جہاں پر ہمارے عملے کی غفلت ہے اس پر ہم نے انکوائری ٹیم بٹھائی ہے اور اس پر انکوائری ہو رہی ہے۔ کچھ کیس باقاعدہ طور پر نیب میں اور کچھ کیس اینٹی کرپشن میں بھی گئے ہوئے ہیں۔ اس کا process بالکل حکومت کے تحت ہوگا اور اگر معزز ممبر کو اس کی مکمل تفصیل چاہئے تو کل ان کو ایک ایک بندے کی پوری تفصیل بھی مہیا کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، باؤ صاحب!

باؤاختر علی: جناب سپیکر! آپ نے وزیر موصوف کا جواب سنا ہے۔ میرا جز(ب) میں ایک سادہ سا سوال ہے کہ جن پلازوں کے متعلق انہوں نے اپنے جواب میں کہا ہے کہ violation کی ہے تو میں یہی پوچھ رہا ہوں کہ اگر انہوں نے violation کی ہے تو ان کو قانون کے مطابق کیا سزا دی گئی ہے، آیا پلازے seal کئے گئے، کسی عدالت میں بلایا گیا، اُن سے کمرشلائزیشن کی فیس وصول کی گئی، اگر وصول کی گئی ہے یا کوئی قانونی کارروائی کی گئی ہے تو اس حوالے سے ایوان کو بتایا جائے، اگر کسی عدالت میں ان کے

خلاف ایف آئی آر گئی ہے تو اس کی تفصیل بھی بتائی جائے جبکہ وزیر موصوف تین سال میں جو پیسے وصول ہوئے ہیں وہ بتا رہے ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اگر آپ نے قانونی کارروائی کی ہے تو وہ بتا دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں یہی کہہ رہا ہوں کہ یہاں پر لاتعداد کمرشل پلازے ہیں جن پر کافی ساری ایف آئی آرز درج ہوئی ہیں۔ اگر یہ مجھ سے کسی specific پلازے کے متعلق پوچھیں تو میں بتا دیتا ہوں۔ اس حوالے سے اگر یہ fresh question کر دیں تو میں ساری تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دوں گا جو کہ بہت بڑا ریکارڈ ہو گا۔ پلازوں کے اوپر ایف آئی آر تو فوراً ہو جاتی ہے لیکن اس کا طریق کار یہ ہے کہ پلازے کو seal کر دیا جاتا ہے جس کا مالک فوری پیسے جمع کرواتا ہے تو اسی وقت وہ seal کھول دی جاتی ہے۔ اس کا جو قانون موجود ہے اس کے مطابق ہی کارروائی کی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں اب اس پر کافی سوال ہو گئے ہیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! یہ بہت اہمیت کا حامل سوال ہے۔ لاہور جو کہ پنجاب کا دارالخلافہ ہے، ایک big city ہے اس کا یہ اہم جزہے اور اس وقت اسی بناء پر لاہور میں تجاوزات کی بھرمار ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ مجھے specifically point out کر دیں اور fresh question کر دیں تو میں ان کو پوری تفصیل بتا دیتا ہوں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ خود بتا رہے ہیں کہ اتنے زیادہ پلازے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ ان کی بات سن لینے دیں اُس کے بعد جواب دیجئے گا۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! ابھی ایک فاضل ممبر نے پوائنٹ آف آرڈر پر محکمہ کے سیکرٹری کا پوچھا ہے تو سیکرٹری صاحب ابھی بھی لابی میں موجود نہیں ہیں۔ میرے خیال میں انہوں نے غلط بیانی کی ہے کہ سیکرٹری صاحب یہاں پر موجود ہیں جبکہ سیکرٹری صاحب یہاں پر موجود ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وہ پہلے موجود تھے لیکن اب کا مجھے نہیں پتا۔

محترمہ نگہت شیخ: جناب سپیکر! یہ پہلے بھی غلط بیانی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میرے پہلے ضمنی سوال کا جواب تو نہیں آیا لیکن اب میں جز (ج) میں جانا چاہتا ہوں۔ میں پہلے تو یہ کہوں گا کہ میرا سوال 5۔فروری 2016 کو وصول ہوا جس کی 14۔مارچ 2016 کو ترسیل ہوئی۔ منسٹر صاحب نے اپنے جز (ج) کے جواب میں کہا کہ ہمارے کچھ ملازم کرپشن میں ملوث ہیں جن کے خلاف ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی بنا دی گئی ہے جو کہ 13۔فروری 2017 کو بنائی گئی یعنی تقریباً ایک سال وقفہ کے بعد کمیٹی بنائی گئی ہے۔ اگر اس کمیٹی کو بنے 25 دن ہو گئے ہیں تو ان کے جواب کے مطابق جو لوگ بھی کرپشن میں ملوث ہیں کیا وہ ابھی اپنی سیٹوں پر کام کر رہے ہیں، اُن کے خلاف کوئی action ہوا ہے اور اگر اعلیٰ سطحی تحقیقاتی کمیٹی نے کوئی action لیا ہے تو اُس کا ایوان میں جواب دیا جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ان کی بات بالکل بجا اور ٹھیک ہے۔ میں نے اس منسٹری کا charge ٹھیک دو مہینے پہلے سنبھالا ہے، اس سے پہلے کا مسئلہ میں بھی آکر دیکھ رہا ہوں۔ اس محکمے کے اندر different 36 departments ہیں اور ہر ایک ڈیپارٹمنٹ کو دیکھتے ہوئے ٹائم بھی لگتا ہے۔ مجھے یہ تھوڑا سا ٹائم دے دیں کیونکہ میں یہاں پر یہ assure کرا رہا ہوں۔ میں نے جب منسٹری سنبھالی ہے تو الحمد للہ کمیٹی بن گئی ہے جو کہ کام کر رہی ہے۔ I assure you کہ اگلی دفعہ اِن کو انشاء اللہ تعالیٰ شکایت کا موقع بھی نہیں آئے گا اور ان کے سامنے یہ ساری چیزیں آ جائیں گی۔ کمیٹی اس پر action کرے گی تو وہ لوگ انشاء اللہ تعالیٰ جیل میں ہوں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، مہربانی۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! یہ سوال بہت اہمیت کا حامل ہے۔ میری آپ سے یہ request ہے کہ اس کو کمیٹی کے سپرد کر دیں کیونکہ یہ بہت بڑا سلسلہ ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ اس حوالے سے ایک کمیٹی بنائی ہے۔۔۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! فاضل ممبر میرے colleague ہیں تو میں یہ کہتا ہوں کہ اگر آپ اس معاملے کو پھر کمیٹی کے through لے جائیں گے، پہلے آپ نے اس پر کیا action کروایا؟ اتنی مشکل سے وہاں پر ایک کمیٹی بنی

ہے جو اس معاملے پر action لے رہی ہے اور اسے دیکھ رہی ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ وہ کمیٹی اس معاملے پر ٹھیک action نہیں لیتی تو پھر آپ اس معاملے کو ضرور کمیٹی کو refer کریں میں بھی اسے سپورٹ کروں گا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 7410 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اگر وقفہ سوالات کے دوران آ گئیں تو اس سوال کو take up کر لیا جائے گا۔ اگلا سوال نمبر 8294 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو بھی وقفہ سوالات ختم ہونے تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 8337 بھی جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہی ہے تو اس کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جائے۔ اگلا سوال نمبر 8470 ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو وقفہ سوالات کے دوران آ گئے تو ٹھیک ہے اس سوال کو take up کر لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 8476 جناب محمد عارف عباسی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں تو اس سوال کو بھی وقفہ سوالات ختم ہونے تک pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال الحاج محمد الیاس چنیوٹی کا ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 8502 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ: پی پی-73 میں شروع سیوریج سکیم سے متعلقہ تفصیلات

*8502: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) چنیوٹ پی پی-73 کے محلہ جات فاروق آباد، دل خوشاب، جھرکن، احمد پورہ، قاسم ٹاؤن، غفور آباد، اور رائے چند وغیرہ کے لئے سیوریج سکیم کب منظور ہوئی، اس کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے تاریخ اجراء اور تاریخ انتہا کیا تھی؟

(ب) اس سکیم کے تحت کل کتنی پیمائش میں پائپ کس کس قطر کے ڈالے جانے تھے، کل کتنی حوضیاں اور مین ہول بننے تھے کتنے ان میں سے کتنے مکمل ہو گئے ہیں اور کتنے زیر تعمیر ہیں؟

(ج) اس سکیم کا ٹھیکہ کس ٹھیکیدار کو دیا گیا، اس وقت سے لے کر اب تک محکمے کے ایس ڈی او، ایکسیئن اور اوورسیئرز کون کون رہے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ تا حال بہت سی حوضیوں کو مین ہولز کے ساتھ منسلک نہیں کیا گیافاروق آباداور دل خوشاب محلوں کا پانی مین ہولوں میں نہیں ڈالا گیااور ایک علاقہ کا گندا پانی پائپ لائنوں کی بجائے ریلوے لائن سے ملحق پلاٹوں میں جا رہا ہے۔

(ہ) کیا حکومت کسی دیگر ادارے سے اس سکیم کی چیکنگ اور انکوائری کروا کے جلد از جلد مکمل کرانے کاارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) چنیوٹ حلقہ پی پی۔73 کے مذکورہ محلہ جات میں سیوریج سکیم مورخہ 2012۔12۔24 کو منظور ہوئی اور اس کے لئے مبلغ 198.435 ملین روپے مختص ہوئے اور گورنمنٹ نے درج ذیل ترتیب سے فنڈز کا اجراء کیا۔

نمبر شمار	مہیا کردہ فنڈز (ملین)	سال
1۔	60.000	2012۔13
2۔	70.889	2013۔14
3۔	38.435	2014۔15
4۔	40.459	2015۔16
ٹوٹل	209.783	

اس سکیم کی تاریخ ابتدا 2013۔01۔31 تھی جو کہ 2015۔01۔30 کو مکمل ہونا تھی مگر فنڈز کی بر وقت دستیابی نہ ہونے کے سبب یہ سکیم 16۔06۔23 کو مکمل ہوئی۔

(ب) اس سکیم کے تخمینہ کے تحت درج ذیل ترتیب سے پائپ ڈالے گئے۔

نمبر شمار	پائپ کا قطر	لمبائی (فٹ)
1۔	"42	'2473
2۔	"36	'3562
3۔	"33	'1735
4۔	"27	'978
5۔	"24	'2942
6۔	"21	'1386
7۔	"18	'6845
8۔	"15	'4002
9۔	"12	'43130
10۔	"9	29230

اس میں کل 200 حوضیاں اور 1178 مین ہول بننے تھے اور تمام مکمل ہو چکے ہیں اور اس میں کوئی زیر تعمیر نہ ہے۔

(ج) اس سکیم کا ٹھیکہ مروجہ قوانین کے تحت میسرز حیات علی اینڈ کو، کو ملا۔ سکیم کی ابتدا سے لے کر تکمیل تک مختلف ایکسیئن / ایس ڈی اوز اور سب انجینئرز فرائض سر انجام دے چکے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ایکسیئن

	نام	دورانیہ
1۔	سردار اعتزاز نادر	10۔11۔2011 تا 10۔01۔2015
2۔	ندیم انور	12۔01۔2015 تا 23۔04۔2016
3۔	محمد اسحاق زیدی	19۔05۔2016 سے تا حال جاری ہے
	ایس ڈی او بشیر احمد	ابتدا سے تا حال جاری ہے۔
	سب انجنیئر ارشاد حسین	ابتدا سے تا حال جاری ہے

(د) جی نہیں! یہ درست نہیں ہے تمام حوضیاں بشمول محلہ فاروق آباد اور محلہ دل خوشاب کو متعلقہ مین ہول سے منسلک کر دیا گیا ہے اور ہر علاقہ کا گندا پانی پائپ لائنوں میں چل رہا ہے اور کسی بھی خالی پلاٹ میں کوئی پانی جمع نہ ہے۔

(ہ) چونکہ سکیم ہذا پر کسی بھی قسم کی کوئی قابل شنوائی شکایت نہ ہے اس لئے کسی بھی قسم کی انکوائری کی ضرورت نہ ہے جبکہ ٹی ایم اے کے عملہ نے تمام چیکنگ اور تخمینہ کے مطابق کئے گئے کام کو درست قرار دینے کے بعد اس کو اپنی تحویل میں لے لیا ہے۔ گزشتہ تین سال سے ڈسپوزل کامیابی سے چل رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! معزز وزیر موصوف بہت بہترین انسان اور اچھی صفات کے مالک ہیں جنہیں میں آپ کی وساطت سے بتانا چاہتا ہوں کہ محکمہ نے مکمل غلط بیانی کی ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ جھوٹ بولا ہے کہ "ساری سکیم مکمل ہو گئی ہے"، سکیم قطعاً مکمل نہیں ہوئی کیونکہ میں ہفتے کے دن وہاں چنیوٹ اس سکیم کو دیکھنے گیا تو پانی manholes میں جانے کی بجائے جگہ جگہ کھڑا ہے اور کھلے جوہڑ میں جا رہا ہے جس کی وجہ سے تعفن اتنا زیادہ تھا کہ ڈسٹرکٹ آفیسر پلاننگ بھی میرے ساتھ تھے جو اس سکیم کو دیکھ نہیں سکے۔ اس حوالے سے میری پہلی گزارش یہ ہے کہ مجھے چیمبر میں جانے پر کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ وزیر موصوف میرے بھائی ہیں اور میں انہیں چیمبر میں جا کر ہفتے کے دن کی بنائی ہوئی

تازہ ترین تصاویر دکھاتا ہوں۔ وزیر موصوف میرے ساتھ چنیوٹ جانے کا پروگرام بنائیں تو میں انہیں موقع دکھاؤں گا کہ وہ سکیم مکمل ہوئی ہے یا وہ لعنت کا دھبہ بنی ہے۔ تیسرا میرا مطالبہ یہ ہے کہ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے اور غلط بیانی کرنے والے لوگوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں الحاج محمد الیاس چنیوٹی کی بات سے اتفاق کرتا ہوں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ موصوف کبھی غلط بیانی کریں گے کیونکہ ان کے بزرگوں نے کبھی غلط بیانی کی ہے نہ کبھی یہ کر سکتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اس کے اندر کوئی شک نہیں کیونکہ میں نے بھی اس سکیم کا پتا کروایا ہے اور وہاں پر ایکسیئن صاحب گئے ہوئے تھے تو وہاں پر دو کتے مرے ہوئے پائے گئے جس کی وجہ سے پانی overflow ہوا۔ اس سکیم کے اندر کچھ ایسی گلیاں بھی ہیں جو رہ گئی ہیں یعنی ان پر کام نہیں ہوا۔ میں بالکل ان کے ساتھ وہاں جانے کے لئے تیار ہوں، میں ان کے ساتھ وہاں پر visit کروں گا اور اس کے اوپر action بھی لیا جائے گا۔ وہاں پر جو کمی یا خامیاں رہ گئی ہیں انشاء اللہ انہیں بھی پورا کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: چنیوٹی صاحب! منسٹر صاحب نے آپ کی بات مان لی ہے کہ وہ ہفتے کو آپ کے ساتھ جائیں گے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ حوضیوں کو manholes کے ساتھ attach کیا گیا ہے جبکہ یہ غلط بیانی ہے جس کی وجہ سے نہ صرف میرا بلکہ پورے ایوان کا استحقاق مجروح ہوا ہے اور ایسا جھوٹ بولنے والوں کے خلاف مجھے تحریک استحقاق پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ایسا تو نہیں ہو سکتا کہ وہ حوضیاں manholes کے ساتھ attach نہ ہوں یا گلیوں کے ساتھ attach نہ ہوں کچھ تو ہوئی ہوں گی اور کچھ رہ گئی ہوں گی۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ وزیر موصوف چنیوٹ جانے کے لئے وقت مقرر کر دیں کیونکہ میں تو آج بھی چنیوٹ جانے کے لئے تیار ہوں۔

(اذان ظہر)

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ آپ تو آج چنیوٹ جانے کے لئے تیار ہوں گے لیکن وزیر موصوف نے اپنی مصروفیات دیکھ کر وقت نکال کر جانا ہے تو وہ آپ کو پہلے بتادیں گے۔ منسٹر صاحب جانے سے پہلے آپ کو بتادیں گے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب کو بھی وزیر موصوف ساتھ ہی لے کر آئیں تو ہم ان کی وہاں پر مہمانداری بھی کریں گے۔

جناب سپیکر: مہمانداری کریں یا نہ کریں وہ علیحدہ بات ہے۔ چنیوٹی صاحب! وہ آپ کے اس حکم کے مطابق جو آپ نے کہا ہے آپ کے پاس جائیں گے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 8505 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: پی پی۔222 کے دیہات میں صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*8505: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال پی پی۔222 کے چکوک 87-88/6-R، 56/G-D، 59/G-D، 60-61/G-D اور نگ آباد، قطب شہانہ، چک بشرہ، 116/9-L، 117/9-L، 118/9-L، 120/9-L کا زیرزمین پانی کڑوا ہے؟

(ب) کیا حکومت ان دیہاتوں کے زیرزمین پانی کا جائزہ لینے کے لئے کوئی ٹیم فوری طور پر بھجوانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان دیہاتوں کے باسیوں کو پینے کے صاف پانی کے لئے کوئی واٹر سپلائی سکیم مہیا نہ کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت ان چکوک و دیہاتوں میں پانی کا صاف پانی مہیا کرنے اور واٹر سپلائی سکیمیں جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک ان کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) چیف انجینئر (ساؤتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پنجاب

یہ درست نہ ہے۔ ضلع ساہیوال پی پی۔222 کے چکوک 87-88/6-R,56/G-D، چک بشرہ، اور نگ آباد، قطب شہانہ کا پانی میٹھا ہے اور پینے کے قابل ہے جبکہ 118/9-L,120/9-L,60-61/G-D,59/G-D,117/9-L,116/9-L کا زیرِ زمین پانی کڑوا ہے اور پینے کے قابل نہ ہے۔

(ب) چیف انجینئر (ساؤتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پنجاب

جی ہاں! حکومت ان دیہاتوں کے زیرِ زمین پانی کا جائزہ لینے کے لئے جلد ٹیمیں بجھوانے کا ارادہ رکھتی ہے جبکہ حکومت اس سے پہلے بھی متعدد بار ان دیہاتوں کے زیرِ زمین پانی کو چیک کرنے کے لئے ٹیمیں بھیج چکی ہے اور پانی کے نمونہ جات پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی لیبارٹری موجود ساہیوال سے چیک کروا چکی ہے۔ تفصیل (Annex-A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پنجاب صاف پانی کمپنی

جی ہاں! ان چکوک و دیہات کے زیرِ زمین پینے کے پانی کا تجزیہ کروانے کے لئے نمونہ جات حاصل کر لئے گئے ہیں۔

(ج) چیف انجینئر (ساؤتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پنجاب

120/9-L کمیر کی واٹر سپلائی سکیم محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی زیرِ نگرانی تعمیر کے مراحل میں ہے۔

پنجاب صاف پانی کمپنی

پنجاب صاف پانی کمپنی ان دیہات و چکوک میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے اس میں موجود کثافتوں کے پیش نظر فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب کرے گی۔

(د) چیف انجینئر (ساؤتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پنجاب

جی ہاں! حکومت ان چکوک و دیہات میں پینے کا صاف پانی مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جیسا کہ جز (ج) میں بیان کیا گیا ہے کہ چک نمبر L-9/120 کمیر میں واٹر سپلائی کا کام جاری ہے جو کہ فراہمی پر ایک سال میں مکمل کر لی جائے گی۔

پنجاب صاف پانی کمپنی

بہت جلد ان دیہات و چکوک میں پنجاب صاف پانی کمپنی پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے مختلف منصوبہ جات کی تکمیل کرے گی۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال پی پی-222 کے چکوک G-D/56،R-6/88-87،G-D/61-60،G-D/59 اور نگ آباد، قطب شہانہ، چک بشیرہ، L-9/120، L-9/118، L-9/116، L-9/117 کا زیر زمین پانی کڑوا ہے؟ جس کے جواب میں محکمہ نے لکھا ہے کہ یہ درست نہ ہے۔ ضلع ساہیوال پی پی-222 کے چکوک G-D/56،R-6/88-87، چک بشیرہ، اور نگ آباد، قطب شہانہ کا پانی میٹھا ہے۔ میں آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جو Annexure انہوں نے ساتھ لگایا ہے Annexure-A میں ہے کہ water testing report of different villages District Sahiwal جس میں سیریل نمبر 3 پر clear cut بشیرہ گاؤں کے آگے the remarks unfit لکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح انہوں نے اور نگ آباد کے حوالے سے لکھا ہے کہ یہ درست ہے لیکن رپورٹ میں اور نگ آباد کے آگے بھی unfit لکھا ہوا ہے۔ ہم کس کو مانیں؟ الیاس چنیوٹی صاحب نے تو تحریک استحقاق کا ذکر کیا ہے لیکن میں کوئی ایسی گزارش نہیں کرنا چاہتا چونکہ الیاس چنیوٹی کے ساتھ ایسا پہلی دفعہ ہوا ہے جبکہ ہمارے سوالوں کے ہر روز ڈیپارٹمنٹس ایسے ہی غلط جواب لے کر آ جاتے ہیں جس سے ہم use to ہو چکے ہیں۔ یہ دیکھ لیں کہ ہم نے محکمہ کا کون سا جواب ماننا ہے؟ اس کا فیصلہ آپ خود فرمالیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! معزز ممبر مجھے بھی جانتے ہیں اور میں بھی انہیں جانتا ہوں۔ آخر ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہو گی تو یہ یوں بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں تھوڑا سا یہ بتانا چاہ رہا تھا کہ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف نے جنوبی پنجاب والوں پر خاص طور پر احسان کیا ہے۔ میرا بھی اسی علاقے سے تعلق ہے تو ہم وہ لوگ تھے ۔ جو خود بھی اس محرومی کا شکار ہیں کہ ہمارے پاس وہاں پر صاف پانی کی سہولت نہیں تھی اور میرے فاضل بھائی کا تعلق بھی ساؤتھ پنجاب سے ہی ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: معزز ممبر ساہیوال سے ہیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! ساہیوال سے ہی ساؤتھ پنجاب شروع ہو جاتا ہے وہاں پر صرف ایک سکیم نہیں چلی اب دو سکیمیں چل رہی ہیں۔ میں ان کی آپ کو پوری detail دے دیتا ہوں جہاں پر جو areas unfit ہیں اُدھر RO plants لگا کر پانی پینے کے قابل بنا دیا جائے اور جدھر صاف پانی ہے، پانی fit ہے وہاں پر نئے plant لگا کر یا ہمارے جو plants کسی وجہ سے بند ہیں ابھی تک نہیں چل رہے تھے اُن کو rehabilitate کر کے دوبارہ سے on کر دیا جائے اس کے لئے schemes رکھی گئی ہیں۔ صاف پانی کی پہلی سکیم کے لئے تقریباً 30۔ارب روپے رکھے گئے ہیں تو ساؤتھ پنجاب کے اندر میرے فاضل بھائی اس پریشانی کو بالکل بھول جائیں انشاء اللہ تعالیٰ اسی سال کے اندر ہی اندر کیونکہ یہ اگلے دو تین سال کا پراجیکٹ ہے اس پراجیکٹ کے لئے پوری دنیا سے international firms کو بلایا گیا ہے اور one of the best in the world لوگ یہاں پر آ کر کام کر رہے ہیں۔ ان کی feasibility report کے مطابق international standard کی frailest type ہیں باقی companies آ کر plants لگا رہی ہیں اور یہاں پر وہ RO plants لگائے جا رہے ہیں جن کی اگلے پانچ سال وہ پوری take care کریں گے۔ یہ نہیں ہوگا کہ آج پانی کا کوئی plant لگا یا جو چھ ماہ یا سال بعد ختم ہو جائے گا، نہیں بلکہ اُس کی transparency اُس کی ہر چیز کو international companies ہی maintain کریں گی۔

جناب سپیکر! میں اس پر assure کرنا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ ساؤتھ پنجاب اور اَپر پنجاب دونوں کے لئے سکیمز ہیں۔ اس کے علاوہ ایک اور نئی ٹیکنالوجی بھی آگئی ہے کہ آپ کے waste water کو بھی صاف کر کے استعمال کے لئے دنیا میں introduce کیا جا رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ وقت دور نہیں کہ صوبہ پنجاب کے اندر بھی اگلے دو یا تین ماہ کے اندر یہ کام بھی شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ صاف پینے کے پانی کے لئے جتنا کام حکومت پنجاب اس وقت کر رہی ہے آج تک پچھلے دور میں یہ کام ہوا اور نہ آگے کوئی کر سکے گا۔ اتنی بڑی رقم 30۔ارب

روپے صرف اس سال کے لئے خاص طور پر رکھے گئے ہیں۔ یہ 200۔ارب روپے سے اوپر کا پراجیکٹ ہے اور جو معزز ممبر رپورٹ کر رہے ہیں یہ بات صحیح کر رہے ہیں۔ یہ محکمے نے رپورٹ کیا ہے اب جو رپورٹ آئے گی وہ international companies کی رپورٹ ہو گی اُس کے مطابق جدھر پانی unfit ہو گا وہاں پر RO Plant لگا دیا جائے گا اور جہاں پر پانی fit ہے وہاں پر عام پمپس لگا کر پانی سپلائی کیا جائے گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ کے توسط سے منسٹر صاحب کی تھوڑی سی تصحیح کروادوں کہ [**********]

جناب سپیکر: ان گول مول باتوں کو کارروائی کا حصہ نہ بنایا جائے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے خادم پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا وژن بتایا ہے بہت خوشی ہے اللہ کرے یہ جلد از جلد اس کو مکمل کر لیں اس پر عملدرآمد ہو جائے۔

جناب سپیکر! جو جواب آیا ہے اس میں انہوں نے southern Punjab اور سارے پنجاب کی بات کی ان کی مہربانی ہے۔ یہ کب تک مکمل کریں گے؟ میں ان کو گزارش کر دیتا ہوں کہ یہ لسٹ water testing report of different villages in PP-222 اس میں ایک unfit 118/9-L ہے، unfit 113/9-L ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! معزز ممبر بات کو آگے لے کر جا رہے ہیں میں عرض کر دیتا ہوں یہ بڑا technical issue ہے آپ کو لگتا ہے کہ پانی کا sample ٹھیک ہے، یہ میٹھا پانی ہے اگر اُس کے اندر بیکٹریا ہو تو پانی unfit ہو جاتا ہے، بیکٹریا cause بنتا ہے Hepatitis کا، بیکٹریا kidney کی diseases کا cause بنتا ہے، آپ کا پانی ٹھیک نہ ہونا اس کا مطلب ہے آپ آنے والے بچوں کے اوپر اتنا بڑا ظلم کر رہے ہیں کہ آنے والے بچوں کو fever رہنا، گلہ خراب رہنا، زکام رہنا، یہ اُن کے اندر common بیماریاں ہیں۔ میرے فاضل ممبر یہ چیز سمجھ نہیں رہے کہ ہم جیسے پرانے دور میں ہوتا تھا ہم خود بھی ذمہ دار ہیں کہ ہاں یہاں میٹھا پانی ہے یہاں سے کھودو، نلکا لگادیں، پانی چل رہا ہے، سارے پی رہے ہیں۔ یہ چیک نہ کیا کہ پانی کے اندر بیکٹریا تو نہیں ہے، بیکٹریا ہو گا تو اُس سے کیا ہو گا؟ وہ جو میٹھا پانی بھی ہے وہ unfit پانی ہو جاتا ہے اس کے اندر

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چھوٹی چھوٹی ٹیکنیکل چیزیں ہیں اس لئے میں نے کہا ہے اس پر وزیراعلیٰ پنجاب نے اتنا heavy انوسٹمنٹ کیا ہے اور اس پر پوری دنیا سے یہاں پر کانفرنس کی۔ پوری دنیا سے لوگوں کو بلا کر دنیا کی one of the best companies کو یہاں پر بُلا کر American companies کیا، Canadian companies کیا، آپ یقین مانیں ہم صاف پانی کے پراجیکٹ کے اوپر رات کے 9،9 بجے تک meeting attend کر کے وزیراعلیٰ ہاؤس سے آ رہے ہیں۔ رات کو 11،11 بھی بج جاتے ہیں۔ آج کل صبح 7:00 بجے سے لے کر رات 11:00 بجے تک 12:00 بجے تک صرف صاف پانی پر کام ہو رہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے ہمیشہ فرمایا ہے کہ specific بات کریں چھوٹا سا سوال ہے۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے آپ کو پالیسی بتائی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ سوال سے related ہی نہیں ہے۔ These things are not related with the question.

جناب سپیکر: یہ related ہے ایوان کے بتانے کے لئے انہوں نے اچھا کیا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ 30۔ارب روپے کا یہ پراجیکٹ ہے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی بات درست کروا دوں یہ بات سنتے ہی نہیں ہیں۔ میں نے کہا ہے کہ اس سال 30۔ارب روپے رکھے گئے ہیں یہ پانی کا اتنا بڑا پراجیکٹ ہے کہ معزز ممبر اندازہ نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر! فاضل ممبر کو کہیں یہ پنجاب کے ایم پی اے ہیں یہ صرف ایک جگہ کے ایم پی اے نہیں ہیں، یہ مسئلہ صرف ایک جگہ کا نہیں ہے، ایک شہر کا نہیں ہے، یہ پورے ساؤتھ پنجاب کا مسئلہ ہے اور یہ اَپر پنجاب کا مسئلہ ہے، پورے پنجاب کا مسئلہ ہے، ہمارے آنے والی generation کا مسئلہ ہے اور آنے والے چھوٹے بچوں کا مسئلہ ہے۔

جناب سپیکر! میں آج آپ سے بات کرتا ہوں میرے والد صاحب اس معزز ایوان کے ممبر رہے ہیں ابھی اُن کی death ہوئی ہے اُن کے دونوں گردے کام کرنے چھوڑ گئے اُن کو liver کے اندر کینسر آ گیا اُس کی main cause کیا تھی وہی پانی وہ پیتے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: اللہ تعالیٰ اُن کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

Please have your seat. Let him speak.

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس سال جو محکمے نے 30۔ ارب روپے لگانے ہیں یہ کب تک ساہیوال میں اور خصوصی طور پر حلقہ پی پی۔222 جس کے یہ گاؤں جو انہوں نے unfit قرار دیئے ہیں؟

118/9-L,113/9-L,109/9-L,110/9-L,108/9-L,107/9-L,

106/9-L,100/9-L,93/9-L,92/9-L, 95/6-R,94/6-R,

جناب سپیکر: آپ کسی اور معزز ممبران کا بھی خیال رکھیں اور آگے دوسرے معزز ممبران کے بھی سوالات ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 115/9-L,112/9-L گنگیجا، گنگارام 93/6-R, 116/6-R,117/9-L,96/9-L,

جناب سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ کتنے سارے گاؤں ہیں اس میں ہم نے ان کو زمین دے دی ہے۔

جناب سپیکر: ہم آپ کے اگلے سوال پر جا رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ اسی سوال کے متعلق ہے ہم نے ڈیپارٹمنٹ کو زمین دے دی ہے جتنی ان کی requirement تھی یہ کب تک اُس پر عملدرآمد کر دیں گے، کب یہ RO plants لگ جائیں گے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! شکر ہے فاضل ممبر نے خود ہی مان لیا کہ ہم ڈیپارٹمنٹ والے کام تو کر رہے ہیں آپ یہ دیکھیں ان سے ہمارے ڈیپارٹمنٹ والوں نے اگر زمینیں بھی لے لیں، ہر چیز کر لی اس کا مقصد ہے کہ آپ کام کی سپیڈ کا اندازہ لگائیں کہ کتنی سپیڈ سے کام ہو رہا ہے۔ میرے بھائی! آپ کو مبارک ہو آپ کا کام پہلے ہی اسی کے اندر ہے۔ جو پہلا فیز آئے گا آپ کا ساہیوال اسی کے اندر شامل ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ جب آپ اگلا الیکشن لڑنے جائیں گے تو آپ بڑے دھڑلے سے لوگوں کو کہیں گے کہ دیکھو، میاں محمد شہباز شریف نے آپ لوگوں کے لئے صاف پانی کا بندوبست کر دیا ہے۔ جتنی سکیمیں آپ پڑھ رہے ہیں یہ ہمارے

ڈیپارٹمنٹ نے آپ کو provide کی ہوئی ہیں۔اس کا مقصد ہے کہ ڈیپارٹمنٹ کام کر رہا ہے۔آپ اس ڈیپارٹمنٹ کو کچھ تو appreciate کریں کیونکہ جب کوئی ڈیپارٹمنٹ کام کرے اسے appreciate کیا جانا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! منسٹر صاحب ابھی کہہ رہے تھے کہ اس سال یہ سکیمیں مکمل ہو جائیں گی یہ ہمیں کوئی specific time تو دے دیں۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! یہ بے فکر رہیں اس سال دسمبر سے پہلے ہی ان کے پاس صاف پانی آ جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اللہ خیر کرے۔Question Hour is over now

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

جوہر ٹاؤن لاہور: ریکارڈ سے غائب فائلوں اور انکوائری سے متعلقہ تفصیلات

*5612: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جوہر ٹاؤن لاہور کے فیز-I اور فیز-II کی کافی فائلیں ایل ڈی اے کے ریکارڈ سے غائب ہیں اگر ہاں تو کتنی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان غائب ہونے والی فائلوں میں محکمہ کے عملے کا ملوث ہونے کا خدشہ ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مجاز اتھارٹی نے ان غائب ہونے والی فائلوں کی انکوائری کے لئے جو کمیٹی مورخہ 2009-12-10 بذریعہ آفس آرڈر نمبر LDA/DCPI/3566 بنائی تھی، اس نے آج تک کیا کارروائی کی، اس کیس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیرہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سیدہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) یہ درست ہے کہ فیز-I کی 479اور فیز-II کی 582، کل 1061 مثلہ جات ایل ڈی اے کے ریکارڈ سے گمشدہ پائی گئی ہیں جن کی بابت محکمہ نے 30۔جولائی2009 کو روزنامہ "جنگ" میں اشتہار شائع کیا تھا جس میں عوام الناس کو مطلع کیا گیا تھا کہ ان پلاٹوں کی ملکیت کی تصدیق نہیں کی جاسکتی اوران کا لین دین ایل ڈی اے نے ممنوع قرار دیا ہے اگر کوئی شخص ان پلاٹوں کا لین دین کرتا ہے تو محکمہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

(ب) ان فائلوں کی گمشدگی میں محکمہ کے عملے کے ملوث ہونے کے خدشہ کو یکسر نظر انداز نہیں کیا جاسکتا تاہم گمشدہ فائلوں کے ذمہ داران ان کی نشاندہی کے لئے جناب ناظم اعلیٰ لاہور ترقیاتی ادارہ، لاہور کے احکامات کے تحت ڈائریکٹر properties hidden اور ڈائریکٹر ریسرچ پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی گئی جس کا باقاعدہ نوٹیفکیشن ڈائریکٹر آئی اینڈ سی نے مورخہ 10.12.2009 کو بذریعہ آفس آرڈر نمبری LDA/DC&I/3566 جاری کیا کاپی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) انکوائری کمیٹی کے مطابق انکوائری سال 2012 میں مکمل کر کے انکوائری رپورٹ ایڈمنسٹریشن ڈائریکٹوریٹ کو ارسال کر دی گئی تھی لیکن 9۔مئی 2013 کو ایل ڈی اے پلازہ میں آگ لگنے کے افسوسناک واقعہ میں تمام ریکارڈ جل گیا اور اس وقت یہ انکوائری رپورٹ ایل ڈی اے کے پاس نہ ہے۔تاہم گمشدہ مثلہ جات کے ذمہ داران کی نشاندہی کے لئے ڈائریکٹر ریسرچ اور ڈائریکٹر ہڈن پراپرٹیز پر مشتمل انکوائری کمیٹی دوبارہ قائم کر دی گئی ہے۔

لاہور: کچی آبادی چودھری کالونی کے گھروں کو مسمار کرنے کی تفصیلات

*1856: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کچی آبادی چودھری کالونی ایل او ایس لاہور کو ختم کر دیا گیا تاکہ سڑک کو کھلا کیا جاسکے؟

(ب) مذکورہ آبادی کے کتنے گھروں کو مسمار کیا گیا؟

(ج) متاثرہ لوگوں کو پے منٹ کی تمام تفصیلات مہیا کی جائیں؟

(د) زمین کا ریٹ اور ڈھانچہ کا کیا ریٹ دیا گیا ہے؟

(ہ) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہاں پر کچی آبادی کی رہائشی جگہ کو کمرشل ریٹ پر بھی پے منٹ کی گئی ہے، اس کی تفصیل بھی مہیا کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) کچی آبادی ایل او ایس کو ختم نہیں کیا گیا۔ آبادی میں سے جتنی جگہ درکار تھی اتنا ہی رقبہ حاصل کیا گیا ہے۔

(ب) کچی آبادی چودھری کالونی کے 32 گھروں کو مسمار کیا گیا ہے۔

(ج) متاثرہ گھروں کی پے منٹ کی تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) زمین کا معاوضہ۔/2,55,000 روپے 15 فیصد + فی مرلہ بمطابق قانون ادا کیا گیا ہے اور ڈھانچہ کے لئے بلڈنگ کی کیٹیگری، عمر اور دیگر عوامل کو مدنظر رکھ کر اسیسمنٹ کرکے ادائیگی کی گئی ہے۔

(ہ) کچی آبادی کے کسی بھی رہائشی کو کمرشل ریٹ پر ادائیگی نہیں کی گئی۔

لاہور: ٹاؤن شپ ہاؤسنگ سکیم کی ایل ڈی اے کو منتقلی و دیگر تفصیلات

*2411: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹاؤن شپ ہاؤسنگ سکیم کو محکمہ ہاؤسنگ و شہری ترقی نے پلان کیا اگر یہ درست ہے تو یہ بھی بتایا جائے کہ اس سکیم کا انتظامی کنٹرول کتنا عرصہ اس محکمہ کے پاس رہا؟

(ب) اس ہاؤسنگ سکیم میں کتنی کیٹیگریز کے پلاٹ بنائے گئے کس کس طبقہ کے لئے کس شرح کے ساتھ کوٹا مخصوص کیا گیا پلاٹ کی الاٹمنٹ کا کیا طریق کار تھا؟

(ج) یہ سکیم کن شرائط کے تحت ایل ڈی اے کے حوالہ کی گئی، کیا ایل ڈی اے کے ساتھ حوالگی کے وقت کوئی تحریری معاہدہ کیا گیا اہم شرائط کیا تھیں کیا ایل ڈی اے اس سکیم کے بنیادی پلان میں تبدیلی کا مجاز ہے محکمہ ہاؤسنگ کے دور میں فی کنال نقشہ منظوری اور پلاٹ ٹرانسفر فیس کیا تھی؟

(د) جب یہ سکیم ایل ڈی اے کے حوالہ کی گئی تو تمام پلاٹس اور ان کے الاٹیز کا بھی مکمل ریکارڈ ایل ڈی اے کے حوالہ کیا گیا اگر یہ درست ہے تو اس وقت ایل ڈی اے نے کیوں اپنی من مانی شرائط اور چارجز پلاٹس ٹرانسفر وغیرہ عائد کر رکھے ہیں اور کیا یہ درست ہے کہ ایل ڈی اے کے اہل کار مختلف الاٹیز کو ریکارڈ منگوانے کے بہانے تنگ کرتے ہیں اور ریکارڈ مکمل نہ ہونے کا بہانہ کرتے ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ٹاؤن شپ سکیم کو محکمہ مواصلات و تعمیرات نے سال 62-1961 میں پلان کیا تھا اور اس کا انتظامی کنٹرول محکمہ ہاؤسنگ و شہری ترقی کے حوالہ کیا گیا جس کے پاس 31-07-1993 تک کنٹرول رہا اور سکیم ہذا لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے حوالہ ہو گئی۔ نوٹیفکیشن تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) ٹاؤن شپ سکیم میں رہائشی، کمرشل، انڈسٹریل اور پبلک یوٹیلٹی کیٹیگریز کے مختلف سائز کے پلاٹ بنائے گئے جن کو ٹا اور طبقہ کو پلاٹ الاٹ کئے گئے ان میں پبلک کوٹا، گورنمنٹ کوٹا، ڈیفنس کوٹا، لینڈ آنر کوٹا، لیبر کوٹا، آرمی کوٹا MLA کوٹا وغیرہ شامل ہیں۔ پلاٹ بمطابق پالیسی الاٹ کئے گئے تھے۔

(ج) بمطابق وزیر اعلیٰ پنجاب کی منظوری مورخہ 17-01-95 شرائط کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ ایل ڈی اے ایکٹ 1975 کے سیکشن 13 کے تحت اتھارٹی سکیم میں ردو بدل کی مجاز ہے۔

(د) محکمہ ہاؤسنگ نے سکیم کی منتقلی پر تمام الاٹیز کی فائلوں کا مکمل ریکارڈ ایل ڈی اے کو نہ دیا تھا جو فائلیں ایل ڈی اے کو وصول نہ ہوئی تھیں ان کی ڈوپلیکیٹ فائل کی تیاری کے لئے سال 2000 میں اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا۔ بمطابق نوٹیفکیشن مورخہ 31-07-1993 تمام شرائط / ٹرانسفر فیس وغیرہ ایل ڈی اے کی پالیسی کے مطابق وصولی ہوتی ہے ون ونڈو سیل پر لوگ اصل کاغذات کی جانچ پڑتال کے لئے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کے رُوبرُو پیش ہوتے ہیں دفتری اہلکاروں کو ملنے کی اجازت نہ ہے۔

لاہور: پانی کی فراہمی کے لئے لگائے گئے ٹیوب ویلز کی تعداد و موجودہ صورتحال کی تفصیلات

*2600:ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں پانی کی فراہمی کے لئے کتنے ٹیوب ویلز، کتنے کیوسک کے اور کس کس جگہ پر لگائے گئے ہیں، کتنے ٹیوب ویل اپنی عمرپوری کر چکے ہیں، کتنے ٹیوب ویلز کے بور ختم ہو چکے ہیں، فی الوقت کتنے ٹیوب ویل بالکل صحیح کام کر رہے ہیں؟

(ب) محکمہ واسا شہریان لاہور کو کتنے گیلن پانی روزانہ فراہم کرتا ہے جو شہر کی کتنے فیصد آبادی کی ضرورت پوری کرتے ہیں۔ کیا یہ درست ہے کہ 50 گیلن فی کس یومیہ پانی کی فراہمی کم از کم معیار ہے؟

(ج) پانی کی کتنی فیصد لائینز اپنی عمرپوری کر چکی ہیں، سالانہ تبدیلی کے تحت کتنی لائینز تبدیل کی جاتیں ہیں، کتنی فیصد واٹر سپلائی کی لائینز ایس بس ٹاس کی ہیں اور کتنی آئرن پائپ؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) واسا لاہور میں پانی کی فراہمی کے لئے 527ٹیوب ویلز نصب ہیں جن میں چار کیوسک کے 276ٹیوب ویلز، تین کیوسک کا ایک ٹیوب ویل، دو کیوسک کے 247ٹیوب ویلز اور ایک کیوسک استعداد کے تین ٹیوب ویلز ہیں اور ٹیوب ویلز کے مقامات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اِن میں سے 105 ٹیوب ویلز کی پیداواری استطاعت پہلے سے کم ہو چکی ہے۔ اگرچہ یہ ٹیوب ویل کام کر رہے ہیں مگر اپنی ڈیزائن استعداد کے مطابق کام نہیں کر رہے۔ جن کی تبدیلی کا عمل جاپان انٹرنیشنل کوآپریشن ایجنسی (JICA) کے تعاون سے اگست 2016 سے جاری ہے۔ ان میں سے بیس ٹیوب ویلز کی تنصیب کا عمل مکمل ہو چکا ہے جبکہ بقایا ٹیوب ویلز کی تنصیب کا عمل 30۔ نومبر 2017 تک مکمل کر لیا جائے گا۔

(ب) محکمہ واسا شہریان لاہور کو 500 ملین گیلن سے زائد پانی روزانہ فراہم کرتا ہے جو واسا کے زیر انتظام 90 فیصد آبادی کی ضرورت کو پورا کر رہا ہے۔ یومیہ پانی کی فراہمی کا کم از کم معیار 75 گیلن فی کس ہے۔

(ج) پانی کی 75 فیصد لائینزاپنی عمر پوری کر چکی ہیں۔ پانی کی لائنوں کی سالانہ تبدیلی گورنمنٹ کے فنڈز پر منحصر ہے۔ البتہ گورنمنٹ آف پنجاب نے 2008 سے 2017 تک تقریباً 800 کلو میٹر لائنوں کو تبدیل کروانے کے لئے فنڈ مہیا کئے۔ مزید برآں اگلے دو سال میں تقریباً 400 کلو میٹر پائپ لائنوں کی تبدیلی کے لئے فنڈ مہیا کئے جا رہے ہیں۔ اس پراجیکٹ پر ماہ فروری سے کام جاری ہے۔

سرگودھا صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*7257: چودھری عامر سلطان چیمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے صاف پانی کی فراہمی کے لئے ایک کمپنی تشکیل دی ہے اگر ایسا ہے تو اس کمپنی کا دائرہ کار کیا ہے اور کیا صاف پانی کی فراہمی میں شہر سرگودھا / ضلع سرگودھا بھی شامل ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو ضلع سرگودھا کے کن دیہاتوں میں صاف پانی فراہم کرنے کا منصوبہ ہے؟

(ج) کیا چک نمبر 51 جنوبی پٹھان والا سرگودھا کو بھی صاف پانی فراہم کیا جائے گا اور وہ موجودہ پروگرام میں شامل ہے یا نہیں؟

(د) اگر شامل ہے تو اس چک کو صاف پانی کب تک مہیا ہو سکے گا اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ حکومت پنجاب نے پینے کے صاف اور محفوظ پانی کی فراہمی کے لئے پنجاب صاف پانی کمپنی تشکیل دی ہے۔ اس کمپنی کا دائرہ کار پنجاب کے صرف دیہی علاقوں میں صاف اور محفوظ پانی کی فراہمی کو یقینی بنانا ہے اور ضلع سرگودھا کے دیہی علاقے بھی اس میں شامل ہیں۔

(ب) ضلع سرگودھا کے ان تمام دیہی علاقوں میں جہاں پینے کا صاف اور محفوظ پانی میسر نہیں وہاں پینے کا صاف اور محفوظ پانی فراہم کیا جائے گا۔

(ج) جی ہاں! چک نمبر 51 جنوبی پٹھان والا سرگودھا میں سروے مکمل ہوتے ہی پینے کا صاف اور محفوظ پانی فراہم کرنے کے لئے کام شروع کر دیا جائے گا۔

(د) پنجاب صاف پانی کمپنی کی طرف سے سروے کیا جا رہا ہے، سروے مکمل ہوتے ہی پانی کے معیار کے مطابق پلانٹ لگانے کا ٹھیکہ دے دیا جائے گا۔

صوبہ کی عوام کو پینے کے لئے صاف پانی کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*7410: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) عوام الناس کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے حکومت کی کیا ذمہ داری ہے؟

(ب) صوبہ کے عوام کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لئے حکومت نے بالخصوص اپنے موجودہ دور میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں بالخصوص دیہی علاقوں میں پینے کا صاف پانی دستیاب نہیں ہے جس کی وجہ سے بیماریاں جنم لے رہی ہیں؟

(د) اگر مندرجہ بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت عوام الناس کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) عوام کو پینے کا صاف پانی کی فراہمی حکومتی ذمہ داری ہے 2014 سے قبل یہ ذمہ داری صرف پبلک ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور تحصیل مینجمنٹ ایڈمنسٹریشن سر انجام دے رہے تھے۔ 2014 میں حکومت نے اس کام کے لئے پنجاب صاف پانی کمپنی بنائی ہے۔ جو عوام الناس کو پینے کا صاف پانی فراہم کرنے کے لئے دن رات کام میں مصروف ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے کہ مارچ 2014 میں حکومت نے پنجاب صاف پانی کمپنی بنائی ہے۔ جس نے جنوبی پنجاب میں 116 پلانٹ لگائے ہیں اور ہزاروں لوگ ان پلانٹس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

(ج) صوبے کے کچھ دیہی علاقوں بالخصوص جنوبی پنجاب میں پینے کے صاف پانی کی دستیابی کم ہے جس کی وجہ سے مختلف بیماریاں جنم لے رہی تھیں۔ پنجاب صاف پانی کمپنی کے اقدامات سے ان بیماریوں میں خاطر خواہ کمی اور پانی کی دستیابی میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔

(د) الف۔ب۔ج (جوابات ملاحظہ فرمائیں)۔

لاہور: جوبلی ٹاؤن میں پٹرول پمپ / سی این جی سٹیشن لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*8294: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چند ماہ قبل جوبلی ٹاؤن لاہور میں دو پلاٹوں پر پٹرول پمپ / سی این جی سٹیشن قائم کرنے کے لئے نیلامی ہوئی تھی یہ کس کی نگرانی میں کب ہوئی تھی اور ان کی نیلامی کی اجازت کس اتھارٹی نے دی تھی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کی نیلامی ہونے کے بعد سب سے زیادہ بولی دہندہ سے ایل ڈی اے نے تین کروڑ روپے سے زائد رقم بھی وصول کر لی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ زر بیعانہ وصول کرنے کے بعد ایل ڈی اے کو خیال آیا کہ جن جگہوں پر پٹرول پمپ / سی این جی سٹیشن لگانے ہیں یہ آلودگی کا باعث ہوں گے، ان جگہوں کے قریب گرڈ سٹیشن ہے اور ان پلاٹوں پر سی این جی سٹیشن /پٹرول پمپ لگانا مناسب نہ ہو گا؟

(د) کیا حکومت اس بابت انکوائری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جوبلی ٹاؤن میں پٹرول پمپ سائٹس بمقام پلاٹ نمبر 33 سوک سنٹر اور 47 سوک سنٹر کی نیلامی مورخہ 28.04.2016 کو ہوئی تھی۔ نیلامی کی کارروائی آکشن کمیٹی ایل ڈی اے کی پیشگی اجازت اور اسی کی زیر نگرانی ہوئی تھی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ متعلقہ پٹرول پمپ سائٹس کی زر بیعانہ اور سکیورٹی کی مد میں مطلوبہ رقوم سب سے زیادہ بولی دینے والے بولی دہندگان سے وصول کی گئی۔

(ج) متعلقہ پلاٹ جوبلی ٹاؤن کے سکیم پلان کے مطابق پٹرول پمپ سائٹس ہیں۔ ان پلاٹوں کو مورخہ 28.04.2016 کو نیلام کیا گیا بعد ازاں کامیاب بولی دہندگان نے پٹرول پمپ کی تعمیر

کے لئے متعلقہ حکومتی اداروں میں این او سی کے لئے درخواست دی جس کو محکمہ ماحولیات نے نکاسی آب کی غیر موجودگی اور گرڈ سٹیشن سے قریب ہونے کی تکنیکی وجوہات کی بناء پر مسترد کر دیا۔

(د) فی الحال کوئی انکوائری منظور نہ ہوئی ہے۔ متعلقہ پلاٹ سکیم پلان کے مطابق پٹرول پمپ سائٹس ہی ہیں اور ان کو مجاز اتھارٹی کی پیشگی اجازت کے بعد ایل ڈی اے کے قواعد و ضوابط کے مطابق مورخہ 28.04.2016 کو نیلام کیا گیا بعد ازاں محکمہ تحفظ ماحول کے این او سی دینے کے انکار کی وجہ سے کامیاب بولی دہندگان نے زر بیعانہ کی واپسی کے لئے درخواست دی جس کو ڈائریکٹر جنرل ایل ڈی اے نے ثالثی کی حیثیت سے منظور کر لیا اور پلاٹ نمبر 33 سوک سنٹر کے کامیاب بولی دہندہ کو اس کی جمع کردہ رقم واپس کر دی گئی تاہم پلاٹ نمبر 47 سوک سنٹر کی درخواست پر کارروائی زیر غور ہے۔

میٹرو ٹرین لاہور کے لئے خرید کردہ اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*8337: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میٹرو ٹرین لاہور کے لئے کتنی زمین کہاں کہاں سے خرید یا حاصل کی گئی؟

(ب) یہ زمین کس کس ریٹ پر خرید کی گئی؟

(ج) ان علاقہ جات میں زمین کا ریٹ کیا ہے؟

(د) کتنی رقم کی ادائیگی زمین مالکان کو کر دی گئی کتنی بقایا ہے ان کو ادائیگی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) اگر اس ادائیگی کی تحقیقات یا آڈٹ ہوا ہے تو اس کی رپورٹ ایوان میں فراہم کی جائے؟

(و) کیا یہ درست ہے کہ اس ادائیگی میں malafide پےمنٹ پکڑی گئی ہے اگر ہاں تو اس کے ذمہ داران کون کون ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) میٹرو ٹرین لاہور کے لئے جو زمین خرید کی گئی اس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) میٹرو ٹرین لاہور کے لئے جو زمین خرید کی گئی اس کی شرح معاوضہ کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) متاثرین کو ادائیگی ڈسٹرکٹ پرائس اسیسمنٹ کمیٹی کے تعین کردہ ریٹ کے مطابق کی گئی ہے جو کہ تقریباً مارکیٹ ریٹ کے مطابق ہوتا ہے۔

(د) کل ایوارڈ شدہ رقم -/17,15,97,71,960روپے ہے جس میں سے مبلغ -/11,36,01,76,173روپے متاثرین کو ادا کر دیئے گئے ہیں جبکہ مبلغ -/5,79,95,95,787روپے کی ادائیگی بقایا ہے۔ جن متاثرین کو ادائیگی نہ ہوئی ہے ان کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) اس ادائیگی کا آڈٹ جاری ہے اور تاحال مکمل نہ ہوا ہے۔

(و) اس ادائیگی میں کوئی بھی malafide ادائیگی نہ ہوئی ہے اور نہ ہی کوئی ایسا واقعہ سامنے آیا ہے۔

میانوالی میں واٹر سپلائی اور ڈرینج کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

*8470: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میانوالی میں اس وقت واٹر سپلائی اور ڈرینج کی کتنی سکیمیں کہاں کہاں پر کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنی کب سے بند ہیں؟

(ج) ان سکیموں کو چلانے کے لئے کتنی رقم درکار ہے اور ان کی بندش کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کون کون سی سکیمیں نامکمل ہونے کی بناء پر بند ہے؟

(ہ) سال 15-2014/ 16-2015 اور 17-2016 کے دوران ان سکیموں کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) میانوالی میں اس وقت 204 واٹر سپلائی سکیمیں اور 77 ڈرینج سکیمیں کام کر رہی ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان میں سے 43 واٹر سپلائی سکیمیں بند ہیں جن کے بند ہونے کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جبکہ ڈرینج کی کوئی سکیم بند نہ ہے۔

(ج) ان بند سکیموں کو چلانے کے لئے تقریباً 420.389 ملین روپے درکار ہیں۔ ان کی بندش کی وجوہات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) میانوالی میں اس وقت صرف ایک واٹر سپلائی سکیم موسیٰ خیل بجلی کے عدم ٹرانسفارمر / بجلی کنکشن کی وجہ سے بند ہے۔

(ہ) سال 17-2016 میں موسیٰ خیل سکیم کے لئے 2.222 ملین روپے آئے ہیں اور محکمہ ہذا ٹرانسفارمر کے لئے ادائیگی کر چکا ہے۔ سکیم مالی سال 17-2016 میں چالو ہو جائے گی۔

راولپنڈی: پی پی-13 کے ترقیاتی پراجیکٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8476: جناب محمد عارف عباسی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-13 راولپنڈی میں 30- جون 2013 سے یکم دسمبر 2016 تک کل کتنی ترقیاتی سکیموں پر عملدرآمد کیا گیا تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) پی پی-13 راولپنڈی میں 30- جون 2013 سے یکم دسمبر 2016 تک کل کتنے ترقیاتی کام ہوئے اور ادا کی گئی رقوم کی تفصیلات سے بھی ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-13 کے بعض ٹھیکے قواعد وضوابط کو نظرانداز کر کے من پسند افراد کو دیئے گئے اس کی وجوہات بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) واسا راولپنڈی

پی پی-13 راولپنڈی میں 30- جون 2013 سے یکم دسمبر 2016 تک کل 4 ترقیاتی سکیموں پر عملدرآمد کیا گیا ہے جس میں دو سکیمیں مکمل ہو گئی ہیں اور دو پر ابھی کام جاری ہے۔ مزید برآں جاری ترقیاتی سکیمیں پورے شہر پر محیط ہیں اور ان جاری سکیموں کا کچھ حصہ پی پی-13 میں شامل ہے جس پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔

نمبر شمار	منصوبہ	تعمیر سال	پی پی میں ترقی کام
1-	NA-56 میں پانی کی سپلائی کو بڑھانا	2015 تا 2016	4 عدد ٹیوب ویل
2-	NA-56 میں 19 فلٹریشن پلانٹ کی تعمیر	2015 تا 2016	3 عدد فلٹریشن پلانٹس

3۔	مری روڈ کے مشرقی طرف سیوریج لائنوں کی بچھائی	2015تا2017	2کلومیٹر کی "9انچ سے "21انچ قطر کے سیوریج پائپ لائن کی بچھائی
4۔	پرانی بوسیدہ پانی کی پائپ لائنوں کی تبدیلی	2016تا2018	3انچ سے 8انچ کے قطر کی 3کلومیٹر پرانی لائنوں کی تبدیلی

راولپنڈی ترقیاتی ادارہ

2013 سے 2016 تک پی پی۔13 میں آر ڈی اے نے صرف ایک سکیم پر کام کا آغاز کیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکیم کا نام: تعمیر و بہتری راول روڈ، ائرپورٹ روڈ تا چاندنی چوک راولپنڈی،

Administrative Approval: Rs.441.072 million

Date of A.A: 26.01.2016

Date of Commencement: 08.03.2016

Date of Completion: W.I.P

PHA راولپنڈی

پی ایچ اے نے 16-2015 میں ڈیپازٹ ورک کے طور پر وقار النساء گرلز کالج میں کرکٹ سٹیڈیم تعمیر کیا تھا۔

(ب) **واسا راولپنڈی**

پی پی۔13 راولپنڈی میں 30۔جون 2013 سے یکم دسمبر 2016 تک کل 4 عدد ترقیاتی کام ہوئے اور ادا کی گئی رقم تقریباً 36 ملین روپے ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

منصوبہ	ادا کی گئی رقم
1۔NA-56 میں پانی کی سپلائی کو بڑھانا	13.00 ملین روپے
2۔NA-56 میں 19 فلٹریشن پلانٹس کی تعمیر	3.5 ملین روپے
3۔مری روڈ کے مشرقی طرف سیوریج لائنوں کی بچھائی	19.5 ملین روپے
4۔پرانی بوسیدہ پانی کی پائپ لائنوں کی تبدیلی	__________

راولپنڈی ترقیاتی ادارہ

2013 سے 2016 تک پی پی 13 میں آر ڈی اے نے صرف مذکورہ بالا سکیم پر ہی کام کیا ہے جس کا خرچہ دسمبر 2016 تک۔/114,437,233 روپے ہوا ہے۔

پی ایچ اے راولپنڈی

پی ایچ اے نے صرف کرکٹ سٹیڈیم پر کام کیا تھا جس پر مبلغ 36.094 ملین خرچ ہوئے۔

(ج) واسا راولپنڈی

جی نہیں! پی پی۔13 کے تمام منصوبے پنجاب پیپرا رولز 2014 اور 2016 ترمیمی رولز کی روشنی میں منتخب فرموں کو دیئے گئے ہیں۔

راولپنڈی ترقیاتی ادارہ

مذکورہ بالا سڑک پر ٹھیکہ قواعد وضوابط کے مطابق دیا گیا ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ ٹینڈر میں کل سات فرموں نے حصہ لیا اور میسر سلیمان انٹرپرائزز نے سب سے کم بڈ (Bid) بھری اور اس کی بولی اسٹیمیٹ سے 13.56 فیصد کم تھی جس کی وجہ سے میسر سلیمان انٹرپرائزز کو مذکورہ بالا سکیم کا ٹھیکہ ایوارڈ کیا گیا۔

پی ایچ اے راولپنڈی

کرکٹ سٹیڈیم کے ٹھیکہ جات قواعد وضوابط کے مطابق دیئے گئے۔

ضلع لاہور اور ساہیوال میں منظور شدہ آشیانہ ہاؤسنگ سے متعلقہ تفصیلات

*8507: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال اور ضلع لاہور میں آشیانہ ہاؤسنگ سکیم منظور ہوئی ہیں؟

(ب) کیا یہ ہاؤسنگ سکیم مکمل ہو چکی ہے یا نہیں ان کا کتنا کام مکمل اور کتنا نامکمل ہے مکمل، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا اس سکیم میں سڑکیں، بجلی، سوئی گیس، اور پانی وغیرہ فراہم کر دیا گیا ہے؟

(د) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم ساہیوال اور لاہور میں جو رہائشیں مکمل ہو چکی ہیں کیا ان کی الاٹمنٹ ہو چکی ہے اگر ہاں تو کن کن کو الاٹ کی گئیں اس کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں اور جن کی الاٹمنٹ نہیں ہوئی کب تک الاٹمنٹ قبضہ دے دیا جائے گا۔

(ہ) ان سکیم پر کل کتنی لاگت آئی اور ان کا تخمینہ لاگت کیا تھا؟

(و) باقی رہائش گاہیں کب تک مکمل ہو جائیں گی اور اس میں حائل کیا رکاوٹیں ہیں تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) جی ہاں! ضلع ساہیوال میں ایک اور ضلع لاہور میں دو ہاؤسنگ سکیم (آشیانہ قائد اور آشیانہ اقبال منظور ہوئی ہے

(ب) ضلع ساہیوال میں106 گھر اور 87پلاٹ پلان کئے گئے تھے جو کہ مکمل ہو چکے ہیں اور آشیانہ قائد میں1916 گھروں میں سے1182 گھر مکمل ہو چکے ہیں جبکہ آشیانہ اقبال لاہور میں 6400 فلیٹس کا پلان منظور ہوا ہے جو کہ ابتدائی مراحل میں ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال اور رآشیانہ قائد لاہور میں سڑکیں بجلی اور پانی مہیا کر دیا ہے۔

(د) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم ساہیوال میں106 گھروں میں سے95 گھروں کی الاٹمنٹ ہو چکی ہے جبکہ 87پلاٹ مکمل الاٹ ہو چکے ہیں۔

آشیانہ قائد لاہور میں1916 گھروں میں سے 1870 کی الاٹمنٹ ہو چکی ہے۔بقایا گھروں کی الاٹمنٹ بذریعہ قرعہ اندازی جلد کی جاے گی۔

(ہ) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم ساہیوال کا تخمینہ لاگت 337 ملین روپے تھا اور اب تک 315 ملین لاگت آئی ہے آشیانہ ہاؤسنگ سکیم لاہور کا تخمینہ لاگت 2762 ملین روپے تھا اب تک 1554 ملین لاگت آئی ہے۔

(و) آشیانہ ہاؤسنگ سکیم لاہور میں باقی رہائش گاہیں 31۔دسمبر 2017 تک مکمل ہو جائیں گی۔

لاہور:ایڈن گارڈن ہاؤسنگ سکیم رائیونڈ روڈ کی خریدار کو پلاٹوں کا قبضہ دلوانے سے متعلقہ تفصیلات

*8555: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایڈن گارڈن ہاؤسنگ سکیم رائیونڈ روڈ لاہور کی انتظامیہ نے لوگوں سے پلاٹوں کی رقم وصول کر لی ہے مگران کو پلاٹوں کا قبضہ نہیں دے رہی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سکیم کی انتظامیہ اب پلاٹ مالکان سے مزید رقم کی ڈیمانڈ کر رہی ہے؟

(ج) اس سکیم میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنانے کی منظوری ایل ڈی اے سے حاصل کی گئی اور منظوری کے عوض ایل ڈی اے کو کون کون سے پلاٹ / رقم دی گئی؟

(د) کیا حکومت کو اس سکیم کی چیکنگ کا اختیار ہے کیا حکومت اس سکیم کے پلاٹ خرید کرنے والوں کو پلاٹ دلوانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ایل ڈی اے کے ریکارڈ کے مطابق ایڈن گارڈن ہاؤسنگ سکیم رائیونڈ روڈ پر واقع نہ ہے، بلکہ فیروزپور روڈ پر واقع ہے۔ یہ سکیم برقبہ 666.22 کنال پر محیط ہے اور موضع گجومتہ اور ڈولو خورد میں واقع ہے جو کہ ایل ڈی اے سے 2008 کو منظور ہوئی۔ مزید برآں منظور شدہ پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کے پلاٹوں کی خرید و فروخت کا معاملہ خریدار اور فروخت کنندہ کے درمیان طے پاتا ہے اور ایل ڈی اے اس میں فریق نہ ہوتا ہے۔ تاہم سکیم ہذا میں سے رنگ روڈ گزر رہی ہے جس کی وجہ سے سکیم کی پلاننگ تبدیل ہوئی ہے جس کی بابت ترمیمی سکیم پلان سپانسرز نے جمع کروا دیا ہے جو محکمہ ایل ڈی اے میں بمطابق مروجہ قوانین زیرِ کارروائی ہے۔

(ب) منظور شدہ پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کے پلاٹوں کی خرید و فروخت کا معاملہ خریدار اور فروخت کنندہ کے درمیان طے پاتا ہے اور ایل ڈی اے اس میں فریق نہ ہوتا ہے۔

(ج) منظور شدہ سکیم پلان کے مطابق اس سکیم میں دو بلاکس یعنی اے اور بی بلاک ہیں۔ اے بلاک میں تقریباً 717 رہائشی پلاٹس جبکہ بی بلاک میں تقریباً 634 رہائشی پلاٹس ہیں جو کہ مختلف کیٹیگری (2 مرلہ سے 20 مرلہ) پر مشتمل ہیں۔ قانون کے مطابق، سکیم کی منظوری کے عوض کوئی رقم یا پلاٹ وصول نہیں کیا جاتا بلکہ بطور گارنٹی برائے ترقیاتی کام 20 فیصد پلاٹس بطور رہن مختص کئے جاتے ہیں اور ایل ڈی اے صرف منظوری فیس وصول کرتا ہے۔ مزید برآں 20 فیصد ایریا یعنی 70.91 کنال پر مشتمل 262 رہائشی پلاٹس ایل ڈی اے کے پاس بطور گارنٹی ترقیاتی کام وغیرہ کے لئے رہن شدہ مختص ہیں۔ بمطابق قانون سکیم میں واقع رقبہ جات برائے سڑکات، اوپن سپیس، قبرستان اور ایک فیصد پبلک بلڈنگ وغیرہ ایل ڈی اے کو ٹرانسفر کرائی جاتی ہیں۔

(د) ایل ڈی اے صرف اس سکیم کے ترقیاتی کام، رہن شدہ پلاٹس اور مفادِ عامہ کی جگہوں کی نگرانی کا اختیار رکھتی ہے چونکہ یہ سکیم سال 2008 میں منظور ہوئی اور عرصہ پانچ سال میں ترقیاتی کام کی تکمیل ہونا تھی لیکن بوجہ راستہ برائے رنگ روڈ، سکیم ہذا میں ترقیاتی کام عرصہ پانچ سال میں مکمل نہ ہو سکے۔ رنگ روڈ کی تعمیر کی وجہ سے سکیم کی پلاننگ تبدیل ہوئی ہے جس کی بابت ترمیمی سکیم پلان محکمہ ایل ڈی اے میں بمطابق موجودہ قوانین زیرِ کارروائی ہے۔ مزید برآں نیب پنجاب نے متاثرین کو پلاٹ دلوانے کا معاملہ سپانسرز کے ساتھ take up کیا ہوا ہے۔

لاہور: ایڈن گارڈن ہاؤسنگ سکیم گجومتہ سے متعلقہ تفصیلات

*8558: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایڈن گارڈن ہاؤسنگ سکیم گجومتہ فیروزپور روڈ لاہور کا نقشہ ایل ڈی اے سے منظور شدہ ہے اگر ہاں تو یہ سکیم کتنے رقبہ پر ایل ڈی اے سے بنانے کی منظوری حاصل کی گئی اور کس کس ڈویلپر نے اس کی منظوری حاصل کی؟

(ب) ایڈن گارڈن ہاؤسنگ سکیم گجومتہ میں کتنے پلاٹ کس کس سائز کے بنائے گئے ہیں؟

(ج) کیا اس سکیم کے ڈویلپر نے جن افراد سے پلاٹوں کی رقم حاصل کی ہے ان کو پلاٹوں کا قبضہ دے دیا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ایل ڈی اے کے ریکارڈ کے مطابق ایڈن گارڈن ہاؤسنگ سکیم فیروزپور روڈ پر واقع ہے۔ یہ سکیم برقبہ 666.22 کنال واقع موضع گجومتہ اور ڈولو خورد ایل ڈی اے سے 2008 کو منظور ہوئی یہ سکیم ایڈن ہاؤسنگ پرائیویٹ لمیٹڈ نے بذریعہ چیف ایگزیکٹو محمد امجد (ڈویلپر) منظور کروائی۔ منظور شدہ سکیم پلان دو بلاکس یعنی اے اور بی بلاک پر مشتمل ہے۔

(ب) منظور شدہ سکیم پلان کے مطابق اس سکیم میں دو بلاکس یعنی اے اور بی بلاک ہیں۔ اے بلاک میں تقریباً 717 رہائشی پلاٹس جبکہ بی بلاک میں تقریباً 573 رہائشی پلاٹس ہیں جو کہ مختلف کیٹیگری (2 مرلہ سے 20 مرلہ) پر مشتمل ہیں۔

(ج) منظور شدہ پرائیویٹ ہاؤسنگ سکیموں کے پلاٹوں کی خرید و فروخت کا معاملہ خریدار اور فروخت کنندہ کے درمیان طے پاتا ہے اور ایل ڈی اے اس میں فریق نہ ہوتا ہے۔۔ قانون کے مطابق، ایل ڈی اے صرف سکیم کی منظوری کے عوض بطور گارنٹی برائے ترقیاتی کام 20 فیصد پلاٹس بطور رہن رکھتا ہے۔ چنانچہ اس سکیم کا 20 فیصد ایریا یعنی 70.91 کنال پر مشتمل 262 رہائشی پلاٹس ایل ڈی اے کے پاس بطور گارنٹی ترقیاتی کام وغیرہ کے لئے رہن شدہ مختص ہیں۔ تاہم سکیم ہذا میں سے رنگ روڈ گزر رہی ہے جس کی وجہ سے سکیم کی پلاننگ تبدیل ہوئی ہے جس کی بابت ترمیمی سکیم پلان سپانسرز نے محکمہ ایل ڈی اے میں جمع کروا دیا ہے جو کہ ایل ڈی اے میں بمطابق مروجہ قوانین زیرِ کارروائی ہے۔ مزید برآں متاثرین کو پلاٹ دلوانے کا معاملہ محکمہ نیب پنجاب میں زیر کارروائی ہے اور اس سلسلہ میں پنجاب اسمبلی نے بھی ایک سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہاؤسنگ بھی تشکیل دی ہے جس کے مختلف اجلاس منعقد ہو چکے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع اٹک میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

455: جناب محمد شاویز خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع اٹک میں صاف پانی کی فراہمی کے لئے کون سی سکیمیں جاری ہیں اور رواں مالی سال کے دوران ان سکیموں کے لئے کتنا بجٹ رکھا گیا ہے؟

(ب) ضلعی حکومت اٹک نے ضلع میں پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا آئندہ ضلع ہذا میں پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے کوئی منصوبہ بنانے کی تجویز زیر غور ہے۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ضلع اٹک کی سات سکیمیں برائے فراہمی آب زیر تعمیر ہیں۔اُن کی مالیت 504.238 ملین ہے جس میں سے رواں مالی سال کے دوران 75.520 ملین جاری ہو چکے ہیں۔ تفصیل (Annex-A)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلعی حکومت نے PHED کو اس سلسلے میں رواں مالی سال کوئی سکیم / فنڈز فراہم نہ کئے ہیں۔

(ج) جی ہاں!اس سلسلے میں تفصیل درج ذیل ہے:

1. پی پی۔15 حلقہ میں ایک سکیم بنانے کی تجویز زیر غور ہے جن کا نام واٹر سپلائی سروالا شکر درہ ہے۔ تخمینہ لاگت 17.732 ملین ہے۔
2. پی پی۔16 حلقہ میں ایک سکیم بنانے کی تجویز زیر غور ہے جس کا نام واٹر سپلائی سکیم ملاں منصور ہے۔ تخمینہ لاگت 12.786 ملین ہے۔
3. ایم پی اے پی پی۔17 سوال کنندہ میں 19 سکیمیں بنانے کی تجویز زیر غور ہے جن کا تخمینہ لاگت 118.997 ملین ہے۔ تفصیل۔(Annex-B)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
4. پی پی۔18 میں دو سکیمیں بنانے کی تجویز زیر غور ہے جن کا تخمینہ لاگت 39.214 ملین ہے۔ تفصیل(Annex-C)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
5. پی پی۔19 میں دو سکیمیں بنانے کی تجویز زیر غور ہے جن کا تخمینہ لاگت 36.601 ملین ہے۔ تفصیل(Annex-D)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حلقہ پی پی 130 میں واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

503: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔130 ڈسکہ میں محکمہ پبلک ہیلتھ نے دیہہ 1۔آدم کے چیمہ 2۔ متیرانوالی 3۔ مندرانوالہ اور ڈسکہ میں دیگر جگہوں پر واٹر سپلائی سکیمز بنائی تھیں جو کہ بالکل بند ہو چکی ہیں عوام کو صاف پانی میسر نہ ہے؟

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ کب تک ان واٹر سپلائی سکیموں کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف)

1. آدم کے چھیرہ میں واٹر سپلائی کی کوئی سکیم محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے نہ کروائی ہے۔
2. میترانوالی سکیم کے Rehabilitation Funds پنجاب گورنمنٹ نے جاری کر دیئے ہیں بقیہ کام مکمل کر کے سکیم کو چالو کر دیا جائے گا۔
3. مندرانوالہ میں واٹر سپلائی کی سکیم کے Rehabilitation Funds مہیا نہیں کئے گئے۔ جیسے ہی گورنمنٹ آف پنجاب فنڈز مہیا کرے گی سکیم کا باقی کام مکمل کر کے چلا دیا جائیگا۔

(ب) محکمہ پبلک ہیلتھ کو واٹر سپلائی سکیموں کے rehabilitation funds جاری کر دیئے جائیں تو سکیموں کو چالو کر دیا جائے گا۔

چنیوٹ شہر میں سیوریج سسٹم کی خرابی سے متعلقہ تفصیلات

1173: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ چند سالوں میں دیہاتوں سے بہت بڑی آبادی نے چنیوٹ شہر میں سکونت اختیار کر لی ہے جس کی وجہ سے سیوریج کے اور دیگر عوامی مسائل پیدا ہو رہے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی ایم اے چنیوٹ کی طرف سے حکومت کو تجویز دی گئی ہے کہ آئندہ 50 سالہ منصوبہ کے لئے شہر کے ارد گرد سیم نالہ کھودنے کی منصوبہ بندی کی جائے؟

(ج) کیا حکومت آبادی کو مہلک بیماریوں سے بچانے کے لئے فوری طور پر شہر کے ارد گرد بڑا سیم نالہ کھودنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو کیوں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ کی لاہور روڈ پر بہت بڑی آبادی قائم ہے اور موجودہ سیوریج لائن جو زیر تعمیر ہے اس میں اس آبادی کا گندا پانی نہیں ڈالا جاتا اور موضع راؤ باغ کی بہت بڑی آبادی گندے پانی میں رہنے اور گندا پانی پینے پر مجبور ہے اس آبادی کے نکاسی آب کے لئے کیا تجویز زیر غور ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ہاں یہ درست ہے کہ گذشتہ چند سالوں میں چنیوٹ شہر کی آبادی میں اضافہ ہوا ہے جس کی وجہ سے سیوریج کے اور دیگر عوامی مسائل میں اضافہ ہوا ہے لیکن سیوریج کی سہولت باہم پہنچانے کے لئے حکومت پنجاب نے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے تحت گزشتہ پانچ سالوں میں مختلف سکیموں کا آغاز کیا تھا۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سکیم	تخمینہ لاگت	موجودہ حالت
1۔	تعمیر سیوریج/ڈرین و بچھائے جانے سیور لائن از تحصیل چوک تا سیم نالہ ہمراہ چنیوٹ فیصل آباد روڈ ضلع چنیوٹ	38.736 ملین روپے	تکمیل شدہ
2۔	ایسٹینشن ری ہیبلیٹیشن سیوریج	198.435 ملین روپے	تکمیل شدہ
3۔	نیو اربن سیوریج سکیم برائے محلہ فتح آباد، رشیدیہ، عثمان آباد، پیرس روڈ معظم شاہ، شاہل شاہ، باقی وال، راجاں مقصود آباد، عالی و عید گاہ ضلع چنیوٹ	199.694 ملین روپے	زیر تعمیر

(ب) سوال متعلقہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن / میونسپل کمیٹی چنیوٹ ہے۔
محکمہ ہذا کے پاس ایسا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔ اگر حکومت پنجاب کی جانب سے مناسب احکامات صادر فرمائے جائیں تو منصوبہ پر کام شروع کیا جاسکتا ہے۔

(ج) متعلقہ تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن / میونسپل کمیٹی چنیوٹ

(د) ہاں! یہ درست ہے کہ چنیوٹ لاہور روڈ پر بہت بڑی آبادی قائم ہے البتہ سیوریج سکیم چنیوٹ سٹی کے تحت لاہور روڈ کی تقریباً 70 فیصد آبادی کا گندا پانی اس سکیم میں ڈالا گیا ہے۔
موضع راؤ باغ کی نکاسی آب کی سکیم کا تخمینہ بحکم وزیر اعلیٰ پنجاب حکومت کو ارسال کیا گیا ہے۔ بر موصولی منظوری و فراہمی مالی وسائل منصوبہ پر عملدرآمد کر دیا جائے گا۔

ضلع سیالکوٹ میں ٹیوب ویل، فلٹریشن پلانٹ و دیگر تفصیلات

1279: چودھری محمد اکرام: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سیالکوٹ شہر میں یکم جنوری2012 سے آج تک کتنے فلٹریشن پلانٹ اور کتنے ٹیوب ویل لگائے گئے ہیں، کتنے ڈسپوزل سٹیشن کس کس جگہ پر لگائے گئے ہیں؟

(ب) ان میں سے کتنے کام کر رہے ہیں اور کتنے خراب ہیں جو خراب ہیں کب تک کام کرنا شروع کر دیں گے تفصیل سے اگاہ کریں؟

(ج) یکم جنوری2012 سے آج تک سیالکوٹ میں کتنی سیوریج سکیمیں کہاں کہاں شروع کی گئی، کتنی مکمل ہوئیں اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے۔ ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا محکمہ پبلک ہیلتھ نے سیالکوٹ شہر میں پینے کے صاف پانی کی دستیابی کا پروگرام بنایا ہے اگر بنایا ہے تو کب کام شروع ہوگا اور کب تک مکمل ہوگا۔ تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف)

1. محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے سیالکوٹ میں2012 سے اب تک کوئی فلٹریشن پلانٹ شہر میں نصب نہ کیا ہے۔
2. 2012 سے محکمہ نے سیالکوٹ شہر میں چار عدد ٹیوب ویل لگائے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(i)	ٹیوب ویل محلہ چاہ ملاریاں	3.500 تخمینہ لاگت۔
(ii)	ٹیوب ویل محلہ آرائیاں رنگ پورہ	3.500 تخمینہ لاگت۔
(iii)	ٹیوب ویل محلہ محمد پورہ	3.500 تخمینہ لاگت۔
(iv)	ٹیوب ویل محلہ چاہ گوندلاں	3.500 تخمینہ لاگت۔

3. 2012 سے محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ سیالکوٹ نے شہر میں کوئی ڈسپوزل سٹیشن نہیں لگایا مگر اس سال ایک ڈسپوزل سٹیشن رنگ پورہ محلہ اسلام آباد میں بنا رہے ہیں اس پر مبلغ-/17.500 ملین روپے خرچ ہوں گے جو اس سال کے آخر تک مکمل ہو جائے گا۔

(ب) مندرجہ بالا ٹیوب ویل تسلی بخش کام کر رہے ہیں۔

(ج) 2012 سے درج ذیل سکیمز مکمل کی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(الف) نمبر شمار	سکیم کا نام	تخمینہ لاگت
1.	آر سی سی سیور/نالہ رحمان پورہ، بن پھاٹک	(2014-15)17.150 ملین
2.	آر سی سی سیور/نالہ رحمان پورہ	(2014-15)3.130 ملین
3.	آر سی سی سیور/نالہ رام گڑھا	(2014-15)5.250 ملین
4.	مہیا کرنا، بچھانا آر سی سی سیور، نالیاں/نالہ شفی دلپٹھ	(2014-15)15.000 ملین

جاری منصوبہ جات

.1	تعمیر سیوریج اینڈ ڈرینج سکیم کشنے والی	(16-2015)18.833 ملین
.2	تعمیر سیوریج اینڈ ڈرینج سکیم تلواڑا مغلاں	(16-2015)27.087 ملین
.3	تعمیر نالہ اور آر سی سی سیور نالہ بھیڈ پٹرول پمپ شیل چوک تا پاکستان چوک نالا پلکھو محمود غزنوی روڈ سیالکوٹ	(16-2015)46.780 ملین
.4	مہیا کرنا اور لگانا آر سی سی سیور ڈسپوزل سٹیشن رنگ پورہ روڈ تا براستہ ظفر آباد محلہ اسلام آباد تا نالہ ایک سیالکوٹ	(16-2015)17.500 ملین
.5	مہیا کرنا اور لگانا آر سی سی سیور پائپ لائن وٹف ٹائل اور تعمیر ڈرین و نالہ محلہ شجاع آباد سیالکوٹ	(16-2015)11.500 ملین
.6	تعمیر سیوریج پائپ زہرہ میموریل چوک سے ریلوے کراسنگ تا اجمل گارڈن شتاب گڑھ عدالت گڑھ تا نالہ ایک سیالکوٹ	(16-2015)96.216 ملین

(د) محکمہ پبلک ہیلتھ کی طرف سے سیالکوٹ شہر میں صاف پانی مہیا کرنے کا کوئی پروگرام نہ ہے۔اگر حکومت اس مد میں فنڈ مہیا کرے تو نیا منصوبہ بنایا جا سکتا ہے۔

اورنج لائن ٹرین منصوبہ کے متاثرین سے متعلقہ تفصیلات

1424: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اورنج لائن ٹرین منصوبہ کی زد میں کتنے رہائشی گھر آئے؟

(ب) کتنے رہائشیوں کو معاوضہ دیا گیا؟

(ج) کیا متاثرہ رہائشی معاوضے سے مطمئن ہیں؟

(د) متاثرہ رہائشیوں کو اب تک کتنی مالیت میں معاوضہ ادا ہوا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) لاہور اورنج لائن میٹرو ٹرین منصوبہ کی زد میں 471 رہائشی گھر آئے ہیں۔

(ب) 451 گھروں کے رہائشیوں کو معاوضہ ادا کر دیا گیا۔

(ج) جی ہاں! متاثرہ رہائشی معاوضے سے مطمئن ہیں۔

(د) اب تک ادا شدہ معاوضہ مبلغ -/1,920,668,803 روپے بنتا ہے۔

تحصیل لیول کی ہاؤسنگ کالونی کے لئے رقبہ کی تفصیلات

1461: ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

تحصیل لیول پر ہاؤسنگ سکیم منظور کرنے کے لئے کم از کم کتنی زمین درکار ہوتی ہے اور ڈسکہ میں جو ہاؤسنگ کالونیاں بنائی جارہی ہیں وہ کتنے کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں مکمل تفصیلات دی جائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

تحصیل لیول پر ہاؤسنگ سکیم بنانے کے لئے 35 ایکڑ سے لے کر 50 ایکڑ تک زمین درکار ہوتی ہے ہمارے محکمے نے ابھی تک ڈسکہ میں کوئی سکیم نہیں بنائی۔ اگر پرائیویٹ سکیمیں بنی ہیں تو ان کی تفصیل ٹی ایم اے کے پاس ہوگی البتہ ہمارے محکمے نے نارنگ منڈی میں 35 ایکڑ پر سکیم بنائی ہے اور جون 2016 میں پسرور میں 50 ایکڑ پر 3 مرلہ ہاؤسنگ سکیم مکمل کی ہے۔

وزیراعلیٰ پنجاب کے دفتر سے محترم محمد آصف باجوہ ایم پی اے پی پی-130 ڈسکہ کی درخواست جنوری 2016 میں موصول ہوئی ہے جس میں غریب عوام کے لئے سکیم بنانے کا کہا گیا ہے۔

2016-17 کے بجٹ میں نئی سکیموں کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی تاہم زمین کی تلاش شروع کر دی گئی ہے۔

ملتان: پی پی-200 میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

1470: جناب شوکت حیات خان بوسن: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2013 تا 2016 پی پی-200 ضلع ملتان میں واٹر سپلائی اور سیوریج کی کتنی سکیموں کو منظور کیا؟

(ب) یہ سکیمیں کتنی لاگت کی تھیں ان میں کتنی سکیمیں تاحال مکمل نہیں ہوئیں اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) چیف انجینئر (ساؤتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پنجاب

سال2013تا2016پی پی۔200 ضلع ملتان میں واٹر سپلائی کی کوئی نئی سکیم منظور نہ ہوئی ہے جبکہ سیوریج کی9 سکیمیں منظور ہوئی ہیں۔

ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن (واسا) ملتان

سال2013تا2016پی پی200 ضلع ملتان میں واسا کا واٹر سپلائی / سیور کی کوئی سکیم منظور نہ ہوئی ہے۔

(ب) چیف انجینئر (ساؤتھ) پبلک ہیلتھ انجینئرنگ پنجاب تفصیل درج ذیل ہے:

1. قاسم آباد Rs.3.350 million ملین روپے
2. طارق آباد (گلشن نور) 3.540 ملین روپے
3. کرلیاں والا 1.060 ملین روپے
4. نظام والا 8.810 ملین روپے
5. مبارک پور 4.500 ملین روپے
6. لطف آباد 8.958 ملین روپے
7. محمد پور کالرو 5.474 ملین روپے
8. سیوڑہ چوک۔ 99.890 ملین روپے
9. اعلم پور 14.598 ملین روپے

درج بالا سکیموں میں سیریل نمبر1تا7 مکمل ہیں جبکہ سیریل نمبر 8 اور 9 پر کام جاری ہے۔ سیریل نمبر9 اعلم پور جون2017 میں مکمل ہو جائے گی جبکہ سیریل نمبر8 سیوڑہ چوک پر مکمل فنڈز فراہم نہ ہونے کی وجہ سے یہ سکیم دسمبر2017 میں مکمل ہو گی۔

گجرات: پی پی۔111 میں پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

1499: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 15-2014 میں حلقہ پی پی۔113 گجرات میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے کل کتنی سکیمیں شروع کی ہیں ان کی سکیم وار مالیت بتائی جائے اور کیا ان پر کام مکمل ہو گیا ہے اگر کام مکمل نہیں ہوا تو اس کی کیا وجہ ہے محکمہ ان کاموں کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

سال15-2014 میں حلقہ پی پی۔113 گجرات میں ایک عدد سکیم "پروویژن آف واٹر سپلائی اینڈ ڈرینج سکیم فارڈنگہ سٹی" شروع ہوئی اور اس کی مالیت 197.050 ملین ہے۔ سکیم ہذا پر کام جاری ہے۔ سکیم کے PC-1 کے مطابق سکیم کی تکمیل 30.06.2017 تک ہے۔ مگر حکومت نے اب تک PC.1 کے مطابق فنڈز نہ دیئے ہیں لہذا سکیم کی تکمیل کا انحصار حکومت کی طرف سے فنڈز کی دستیابی پر ہے۔

سرگودھا سلانوالی سٹی ہاؤسنگ سکیم سے متعلقہ تفصیلات

1529: رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سلانوالی سٹی ضلع سرگودھا میں ہاؤسنگ سکیم کی تفصیل بتائی جائے؟

(ب) کیا ہاؤسنگ سکیم سلانوالی کے پلاٹ غریب لوگوں میں مفت تقسیم کرنے کا ارادہ ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ہاؤسنگ سکیم سلانوالی کو خاص طور پر غریب لوگوں کے لئے بنایا گیا تھا لیکن بعد ازاں اس کا فی مرلہ ریٹ رکھ دیا گیا ہے۔ حکومت مفاد عامہ کے تحت کب تک غریب لوگوں کو میرٹ پر مفت پلاٹ تقسیم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) تین مرلہ ہاؤسنگ سکیم تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا میں بنائی گئی ہے جو کہ 58 ایکڑ پر مشتمل ہے۔ مزید تفصیل درج ذیل ہے:

کل پلاٹس	=1439 عدد
کوٹا عوام الناس	=1295عدد
کوٹا شہید پولیس	=43عدد
کوٹا شہید فوج	=43عدد
کوٹا شہید سول	=43عدد
کوٹا معذور افراد	=15عدد

ٹوٹل1439 پلاٹس میں سے496 پلاٹس مختلف کوٹاجات گورنمنٹ پالیسی کے مطابق الاٹ کر دیئے۔

(ب) جی نہیں! پلاٹس گورنمنٹ آف پنجاب کی پالیسی کے مطابق No Profit No Loss کی بنیاد پر دیئے جاتے ہیں اور قیمت دس برابر اقساط ششماہی پانچ سال میں وصول کی جاتی ہے۔

(ج) جی نہیں۔ سکیم وزیراعلیٰ pro-propoor initiative کے تحت تجویز ہوئی اور پالیسی کے مطابق بغیر نفع نقصان کے اس کاریٹ بنایا گیا ہے اور قیمت پلاٹ دس برابر اقساط میں وصول کی جاتی ہیں۔ محکمہ ہذا کے پاس ابھی تک گورنمنٹ نے کوئی ایسی پالیسی نہیں دی جس کے تحت غریبوں کو مفت پلاٹس دیئے جا سکتے ہیں۔ گورنمنٹ کے کسی ایسے ارادے سے محکمہ لاعلم ہے۔

تحصیل سلانوالی واٹر سپلائی سکیموں سے متعلقہ تفصیلات

1530: رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا میں واٹر سپلائی کون کون سی سکیم چل رہی ہے۔ بند سکیموں کی تفصیل بتائی جائے۔ آئندہ پائپ لائن میں کون سے چکوک شامل کئے جا رہے ہیں؟

(ب) سیوریج اور واٹر سپلائی کی جن سکیموں پر کام ہو رہا ہے، ان کا کام کب تک مکمل ہو جائے گا؟

(ج) آپریشن اینڈ مینٹیننس ونگ کب تک کام شروع کرے گا اور واٹر سپلائی سکیموں کو سنبھالے گا؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا میں ٹوٹل 27 عدد واٹر سپلائی سکیمیں مکمل ہوئی ہیں اور ان میں سے دس عدد سکیمیں چل رہی ہیں باقی 17 عدد سکیمیں بند پڑی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔ جو سکیمیں چل رہی ہیں ان میں۔

1-	رورل واٹر سپلائی سکیم شاہین آباد	2-	رورل واٹر سپلائی سکیم 126/SB
3-	رورل واٹر سپلائی سکیم 131/SB	4-	رورل واٹر سپلائی سکیم 125/SB
5-	رورل واٹر سپلائی سکیم 120/SB	6-	رورل واٹر سپلائی سکیم 123-124/SB
7-	رورل واٹر سپلائی سکیم 119/SB	8-	رورل واٹر سپلائی سکیم 122/SB
9-	رورل واٹر سپلائی سکیم 135/SB	10-	رورل واٹر سپلائی سکیم 126/NB

اور جو سکیمیں بند پڑی ہیں ان کی وجہ چوری ٹرانسفارمر، موٹر اور پائپ لائن کی مرمت ہے جس کے لئے محکمہ کے پاس فنڈ نہ ہیں ان سکیموں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ رورل واٹر سپلائی سکیم136/SB	2۔ رورل واٹر سپلائی سکیم147-148/NB
3۔ رورل واٹر سپلائی سکیم149-150/NB	4۔ رورل واٹر سپلائی سکیم49/SB
5۔ رورل واٹر سپلائی سکیم127/SB	6۔ رورل واٹر سپلائی سکیم128/SB
7۔ رورل واٹر سپلائی سکیم161/NB	8۔ رورل واٹر سپلائی سکیم116-119/SB
9۔ رورل واٹر سپلائی سکیم 124/NB	10۔ رورل واٹر سپلائی سکیم121/SB
11۔ رورل واٹر سپلائی سکیم132/SB	12۔ رورل واٹر سپلائی سکیم136/NB
13۔ رورل واٹر سپلائی سکیم151/NB	14۔ رورل واٹر سپلائی سکیم130/SB
15۔ رورل واٹر سپلائی سکیم129/SB	16۔ رورل واٹر سپلائی سکیم135/NB
17۔ رورل واٹر سپلائی سکیم144-145/NB	

آئندہ کے لئے ارباب اختیار سے اب تک کوئی ہدایت موصول نہ ہوئی ہے۔

(ب) تحصیل سلانوالی میں تین عدد نئی سکیمیں چل رہی ہیں جن میں دو واٹر سپلائی اور ایک عدد سیوریج ڈریج کی سکیمیں شامل ہیں جبکہ تفصیل درج ذیل ہے:

1. رورل واٹر سپلائی سکیم چک نمبر122جنوبی۔
2. رورل واٹر سپلائی سکیم شاہین آباد۔
3. رورل سیوریج ڈریج سکیم چک نمبر133جنوبی۔

مندرجہ بالا سکیم ہائے جون2017تک مکمل ہو جائیں گی۔

(ج) یہ انتظامی معاملہ حکومت پنجاب کے دائرہ اختیار میں ہے۔

لاہور اورنج ٹرین کے لئے حاصل کردہ اراضی سے متعلقہ تفصیلات

1538: میاں طارق محمود: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

لاہور اورنج ٹرین کے ٹریک کے لئے گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول ملتان روڈ اور نیازی بلڈنگ ملتان روڈ کے درمیان جن لوگوں کے گھر، دکانیں یا ذاتی گزرگاہیں آئیں ان کے نام، رقبہ، کھاتہ، کھتونی نمبر اور جو رقم ان کو ادا کی گئی، اس کی تفصیل تاریخ ادائیگی وار بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

لاہور اورنج ٹرین کے ٹریک کے لئے گورنمنٹ اسلامیہ ہائی سکول ملتان روڈ اور نیازی بلڈنگ ملتان روڈ کے درمیان جن لوگوں کے گھر، دکانیں آئی تھیں ان کے نام اور رقبہ،

کھاتہ، کھتونی نمبر اور جو رقم ان کو ادا کی گئی ہے اس کی تفصیل مع تاریخ ادائیگی تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور: ایل او ایس سڑک کی ایکسٹینشن سے متعلقہ تفصیلات

1564: میاں محمد اسلم اقبال: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایل او ایس سڑک کی ایکسٹینشن جو کہ ملتان روڈ سے گلشن راوی تک بنائی جا رہی ہے اس کی زد میں کتنے مکانات آ رہے ہیں تفصیلات بیان کی جائیں؟

(ب) ان لوگوں (رہائشیوں) کو کتنا معاوضہ ادا کیا گیا تفصیلات بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس سڑک کا نقشہ تبدیل کر دیا گیا ہے؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) ایل او ایس سڑک کی ملتان روڈ سے گلشن راوی تک کوئی ایکسٹینشن نہیں کی جا رہی ہے بلکہ ایلیویٹڈ ایکسپریس وے گندے نالے کے اوپر بنائی جا رہی ہے جو کہ مین بلیوارڈ گلبرگ سے شروع ہو کر گندے نالے کے اوپر گلشن راوی تک جائے گی وہاں سے گلشن راوی مین بلیوارڈ کے اوپر سے ہوتی ہوئی بند روڈ کراس کرتے ہوئے موٹروے تک جائے گی۔ اس منصوبہ کی زد میں آنے والی اراضی اور عمارات کا تخمینہ، کاروبار کے نقصان اور نقل مکانی کے معاوضہ کی تفصیلات تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ایل او ایس سڑک کی توسیع از ملتان روڈ تا گلشن راوی ایلیویٹڈ ایکسپریس وے مین بلیوارڈ گلبرگ / جیل روڈ تا موٹروے M2 لاہور کا حصہ ہے۔ مذکورہ پراجیکٹ کے لئے ملتان روڈ تا گلشن راوی بند روڈ تک مبلغ -/90,16,98,182 روپے کا ایوارڈ سنایا گیا ہے جس میں سے مبلغ -/18,50,04,445 روپے معاوضہ متاثرہ رہائشیوں کو ادا کر دیا گیا ہے۔ مزید برآں جس طرح متاثرین درخواستیں جمع کروا رہے ہیں بقایا معاوضہ کی ادائیگی کی جا رہی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔

سرگودھا: پی پی-35 کے نکاسی کے نالہ جات کی صفائی سے متعلقہ تفصیلات

1590: چودھری فیصل فاروق چیمہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-35 تحصیل و ضلع سرگودھا کے مختلف چکوک میں نکاسی کے نالہ جات گزشتہ سالوں میں بنے تھے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مناسب صفائی نہ ہونے سے یہ نالے مکمل طور پر بند ہو چکے ہیں اور چکوک کا گندا پانی لوگوں کے گھروں کے آگے کھڑا ہے جس سے مختلف بیماریاں جنم لے رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ چک 45 جنوبی، 44 جنوبی، 46 جنوبی، 58 جنوبی، 115 جنوبی، 111 جنوبی، 106 جنوبی، 113 جنوبی، 112 جنوبی، 142 جنوبی، 109 جنوبی، 99 شمالی، 98 شمالی اور 101 شمالی کے نکاسی نالہ جات مکمل طور پر بند پڑے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان نالوں کی صفائی یا دوبارہ تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے چند ایک چکوک میں مناسب دیکھ بھال اور صفائی نہ ہونے کی وجہ سے نالے بند ہو گئے ہیں جن کی صفائی کا بندوبست کیا جانا ضروری ہے، محکمہ کے پاس ان کی صفائی کا کوئی انتظام نہ ہے۔

(ج) ان تمام چکوک میں نکاسی آب کے لئے نالے تعمیر کئے گئے مگر گاؤں والوں کی عدم صفائی کی وجہ سے چند نالے بند پڑے ہیں اگر ان کی صفائی کروائی جائے تو نکاسی نظام بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ چونکہ محکمہ ہذا کے پاس ان کی صفائی کے لئے نہ تو فنڈ ہیں اور نہ ہی عملہ صفائی ہے۔ ان تمام نالہ جات کی صفائی متعلقہ CBO یا TMA کے ذمہ ہے۔

(د) ان نالوں کی صفائی کا ذمہ متعلقہ CBO یا TMA کے پاس ہے۔ اگر نالوں کی مکمل صفائی کروائی جائے تو نئے نالے بنانے کی ضرورت نہ ہے۔

فیصل آباد: پی پی-58 میں واٹر فلٹریشن پلانٹس سے متعلقہ تفصیلات

1601: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-58 فیصل آباد میں کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس کس کس جگہ پر کب سے کام کر رہے ہیں۔

(ب) کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹس کب سے بند پڑے ہیں۔ ان کی بندش کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) حکومت کتنے مزید واٹر فلٹریشن پلانٹس پی پی-58 میں کہاں کہاں لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ تو کب تک؟

(د) ان واٹر فلٹریشن پلانٹس کی مرمت اور دیکھ بھال پر کتنی رقم سال 15-2014 اور 16-2015 میں خرچ کی گئی ہے۔ تفصیل پلانٹ وار بتائیں؟

(ہ) ان واٹر فلٹریشن پلانٹس کو چلانے کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان کے عہدہ اور گریڈ بتائیں؟

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی وپبلک ہیلتھ انجینئرنگ (سید ہارون احمد سلطان بخاری):

(الف) پنجاب صاف پانی کمپنی کی طرف سے پی پی-58 فیصل آباد میں پانی کا معیار جانچنے کے لئے سروے جاری ہے اور واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تعداد کا فیصلہ پانی کے معیار کی روشنی میں کیا جائے گا۔

(ب) پنجاب صاف پانی کمپنی کی طرف سے سروے جاری ہے۔

(ج) پنجاب صاف پانی کمپنی کی طرف سے پی پی-58 فیصل آباد میں پانی کا معیار جانچنے کے لئے سروے جاری ہے اور واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تعداد کا فیصلہ پانی کے معیار کی روشنی میں کیا جائے گا۔

(د) پنجاب صاف پانی کمپنی کی طرف سے سروے جاری ہے۔

(ہ) پنجاب صاف پانی کمپنی کی طرف سے سروے جاری ہے۔

جناب سپیکر: معزز ممبران! یہ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ نمبر (a)209 ہے "سپیکر کا فیصلہ اور رولنگ" ذیلی قاعدہ نمبر 3 کے تابع اگر سپیکر ایوان کے اندر یا اپنے دفتر میں کسی فائل پر کسی معاملہ پر رولنگ دیتا ہے تو یہ فیصلہ یا رولنگ چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔

اب میں اُن کو گزارش کرتا ہوں کہ وہ ایوان میں تشریف لے آئیں۔ بہتر بات یہی ہے کہ وہ اپنے طور پر آ جائیں۔ انہوں نے جتنی دفعہ بھی کورم پوائنٹ آوٹ کیا اتنی دفعہ ہی کورم پورا تھا۔ جو گنتی کی گئی اور جو مجھے بتایا گیا اس کے مطابق کورم پورا تھا۔ جب انہوں نے پوائنٹ آوٹ کیا تھا اُس وقت کورم پورا تھا۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! چاہے اپوزیشن ہو یا گورنمنٹ پارٹی ہو جب سپیکر رولنگ دے دے تو اس کے بعد کوئی تبصرہ نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر: میں نے ان کو بتا دیا اب وہ نہ پڑھیں تو میں کیا کروں؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! یہ تو انہیں خود ہی مان لینا چاہئے تھا اور ایوان کو چلنے دینا چاہئے تھا اس سے ایوان کا کتنا وقت ضائع ہوا ہے۔ اپوزیشن ہو یا گورنمنٹ ہو میری request یہ ہے کہ سپیکر صاحب سے تعاون کیا جانا چاہئے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق سید محمد محفوظ مشہدی کی ہے۔ میاں صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرے دو سوال ہیں جو انتہائی اہم ہیں اور جن کی وجہ سے لوگوں کو بے پناہ نقصان پہنچ رہا ہے۔ میں اپنے ٹائم پر آیا ہوں اور 10 بجے سے لے کر اب تک یہاں موجود ہوں لیکن مجھے ٹائم نہیں ملا۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کا ٹائم ضائع نہیں کیا میں نے تو کوشش کی ہے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرے ان دو سوالوں کو لے لیا جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ نہیں ہو سکتا۔ مجھ پر پابندی ہے آپ Rules کو amend کروالیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ان سوالوں کو آئندہ سیشن میں لے لیا جائے یہ انتہائی اہم نوعیت کے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں اب کچھ نہیں کر سکتا۔ آپ دوبارہ دیں پھر دیکھیں گے۔ یہ تحریک استحقاق سید محمد محفوظ مشہدی کی تھی۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر:اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔پہلی تحریک التوائے کار نمبر 17/18 ڈاکٹر محمد افضل،جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا۔جی،رمضان صدیق بھٹی!

لاہور پارکنگ کمپنی شہریوں کو پارکنگ کی سہولیات فراہم کرنے میں ناکام

(۔۔۔جاری)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب رمضان صدیق بھٹی): جناب سپیکر!شکریہ۔اس ضمن میں بیان کیا جاتا ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی جو نیوز شائع ہوئی تھی وہ حقیقت پر مبنی نہ ہے۔لاہور پارکنگ کمپنی نے پرانا و بوسیدہ نظام کو بدل کر ایک اچھا نظام لاہور میں لے کر آئے ہیں۔لاہور پارکنگ کمپنی لاہور میں جو نئے پارکنگ پلازہ تعمیر کئے گئے ہیں ان کو چلا رہی ہے اس کے علاوہ روٹری پارکنگ سسٹم کو بھی متعارف کرایا گیا ہے جو کہ فیروزپور روڈ پر پہلے install کر دیا گیا ہے۔جن جگہوں پر رش ہے ان مقامات پر روٹری سسٹم کی پارکنگ کو لگایا جائے گا۔لاہور پارکنگ کمپنی نے پارکنگ کے نظام میں بہتری کے لئے major parking stands پر CC TV کیمرے لگائے ہیں۔ہم لاہور میں اس سال انشاء اللہ تعالیٰ چار نئے پارکنگ پلازے بنانے جا رہے ہیں جس سے پارکنگ کے مسائل میں کمی آئے گی۔

جناب سپیکر:جی،اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے۔لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/149 ملک تیمور مسعود اور محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/151 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/153 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔جی،انصاری صاحب!

ٹمبر لینڈ مافیا کے ہاتھوں مری کے جنگلات سکڑنے کا انکشاف

چودھری اشرف علی انصاری:جناب سپیکر!شکریہ۔میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی

جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" کی اشاعت مورخہ 31۔ جنوری 2017 کی خبر کے مطابق ٹمبر لینڈ مافیا کے ہاتھوں مری کے جنگلات ختم ہونے لگے۔ جنگلات کا رقبہ دن بدن سکڑ رہا ہے۔ ماحولیاتی آلودگی بھی بڑھنے لگی۔ تفصیلات کے مطابق مری کے گھنے جنگلات لینڈ مافیا اور ٹمبر مافیا کے بے رحم ہاتھوں ختم ہونے لگے جبکہ میونسپل فارسٹ کا رقبہ دن بدن سکڑتا جا رہا ہے۔ لینڈ اور ٹمبر مافیا نے ملی بھگت سے میونسپل فارسٹ سے روزانہ بڑی تعداد میں کیل کے قدآور سبز درخت کاٹ کر ان کی قیمتی عمارتی لکڑی مختلف آرا مشینوں اور زیر تعمیر بلڈنگز پر پہنچائی جا رہی ہے۔ مری کے کل جنگلات 79000ہزار ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہیں جن میں سٹیٹ فارسٹ 47285ایکڑ، گزارہ فارسٹ 26000ایکڑ میونسپل 35000ایکڑ اور کینٹ فارسٹ 2215ایکڑ رقبہ پر مشتمل ہے جن میں دیودار کیل، چیڑ، برونگی اور نایاب قسم کے درخت پائے جاتے ہیں۔ میونسپل و دیگر جنگلات کے افسران اور اہلکاران نے بااثر افراد کے ساتھ ملی بھگت سے مری گلڈنہ روڈ، گھڑیال، نیر گولی اور دیگر جنگلات میں قبضہ کر کے جنگلات کی اراضی پر ناجائز تعمیرات شروع کرا رکھی ہیں۔ بڑے پیمانے پر جنگلات کی کٹائی سے نہ صرف ملکہ کوہسار مری کا قدرتی حسن تیزی سے اجڑ رہا ہے بلکہ ماحولیاتی آلودگی میں بھی تیزی سے اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: وہ کورم کی نشاندہی کے لئے تشریف لائے ہیں۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: جی، گنتی کی جائے

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہٰذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔ معزز ممبران! میں آپ سے التماس کرنا چاہتا ہوں کہ ماشاءاللہ آپ تمام کے تمام لاکھوں اور کروڑوں افراد کی نمائندگی کر رہے ہیں تو وہ آپ سے اچھی توقعات لے کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپ سے میری گزارش ہے کہ اس معزز ایوان کے ممبر ہونے کے ناتے سے آپ کو اپنی ذمہ داری اچھے طریقے سے سنبھالنی چاہئے۔ بس میری اتنی گزارش ہے۔

میاں محمد کاظم علی پیرزادہ: جناب سپیکر! پھر آپ ہمیں پوائنٹ آف آرڈر بھی دیا کریں۔

جناب سپیکر: جی، جب ٹائم ہوتا ہے تو میں پوائنٹ آف آرڈر ضرور دیتا ہوں۔ جی، اشرف علی انصاری کی تحریک التوائے کار جاری تھی۔

ٹمبر لینڈ مافیا کے ہاتھوں مری کے جنگلات سکڑنے کا انکشاف

(---جاری)

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ جنگلات کی تباہی میں دیگر وجوہات کے ساتھ ساتھ ایک بڑی وجہ غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹیز بھی ہیں۔ میری ایکسپریس وے کی تعمیر، جدید سفری سہولیات اور سیاحت کے فروغ کے لئے سنگ میل ثابت ہو گی لیکن ایکسپریس وے کی تعمیر کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے لینڈ مافیا نے ایکسپریس وے سے ملحقہ ہزاروں کنال جنگل کی اراضی پر قبضہ کر کے یہاں پر وسیع پیمانے پر تعمیرات کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ جس سے معروف تفریحی خطہ ملکہ کوہسار مری خوبصورت سرسبز وشاداب پہاڑ تیزی سے اجڑے پہاڑوں میں تبدیل ہو رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے ملکہ کوہسار مری کے قدرتی حسن کی تباہی و بربادی اور ماحولیاتی آلودگی میں خطرناک حد تک اضافہ کے ساتھ ساتھ سیاحت کے فروغ میں بھی بے شمار مشکلات پیدا ہوں گی لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب نہیں آیا لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔ Laying of Reports اور pre-budget discussion ہے۔ اب ہم پہلے Laying of Report take up کرتے ہیں۔

لاہور رنگ روڈ اتھارٹی کی سالانہ کارکردگی رپورٹس برائے سال12-2011اور13-2012کا پیش کیا جانا

MR SPEAKER: Annual activity reports of the Lahore Ring Road Authority for the years 2011-12 & 2012-13. A Minister may lay.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I lay the Annual Activity Reports of the Lahore Ring Road Authority for the years 2011-12 & 2012-13.

MR SPEAKER: Annual Activity Reports of the Lahore Ring Road Authority for the years 2011-12 & 2012-13 have been laid

مدبندی حسابات، حکومت پنجاب برائے سال15-2014کے اکاؤنٹس بارے آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی آڈٹ رپورٹ کا پیش کیا جانا

MR SPEAKER: Audit Report of the Auditor-General of Pakistan on the Accounts of Government of the Punjab, Appropriation Accounts for the year 2014-15. Minister for Law may lay.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah khan): Mr Speaker! I lay the Audit Report of the Auditor-General of Pakistan on the Accounts of Government of the Punjab, Appropriation Accounts for the year 2014-15.

MR SPEAKER: Audit Report of the Auditor-General of Pakistan on the Accounts of Government of the Punjab, Appropriation Accounts for the year 2014-15 has been laid and referred to the Public Accounts Committee-I for examination and report within the period of one year.

بحث

پری بجٹ بحث

جناب سپیکر: اب آج کے ایجنڈے کا اگلا آئٹم پری بجٹ بحث ہے۔اس بحث کا آغاز محترمہ وزیر خزانہ کی تقریر سے ہو گا، جو ممبران اس میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام سیکرٹری اسمبلی کو بھجوا دیں۔ جی، محترمہ!

وزیر خزانہ (ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے لئے یہ امر باعث فخر ہے کہ ان معزز ممبران اسمبلی کے ساتھ پری بجٹ سیشن کی جو روایت ہماری موجودہ حکومت نے ڈالی تھی ہم اس کو احسن طریقے سے آگے لے جا رہے ہیں۔آج کے پری بجٹ سیشن کا جو آغاز ہو رہا ہے، بجٹ18-2017 یہ اسی روایت کی ایک کڑی ہے۔

جناب سپیکر! جیسا کہ آپ اور معزز ممبران جانتے ہیں کہ بجٹ سازی کا مقصد صوبائی وسائل میں اضافہ کرنا اور ان وسائل کو عوام کے مسائل کے حل، معاشی و معاشرتی ترقی کے لئے مختص کرنا اور استعمال کرنا ہے۔اس امر میں بھی کوئی شک نہیں کہ چونکہ معزز ممبران کا عوام سے direct رابطہ رہتا ہے تو بجٹ سازی اور پالیسی سازی میں آپ ایک بہت ہی اہم کردار ادا کرتے ہیں۔اس پری بجٹ سیشن کا مقصد بھی عوام کے پیش نظر جو مسائل ہیں ان پر بحث کرنا اور ان کے تدارک کے لئے تجاویز حاصل کرنا ہے تاکہ صوبائی حکومت ان آراء کی روشنی میں آئندہ مالی سال بجٹ18-2017 کی ترجیحات کا تعین کر سکے۔یوں ہم سب مل کر عوام کی ترقی اور خوشحالی کے لئے کوشاں رہیں اور آئندہ مالی سال میں ان تجاویز کو بجٹ کا حصہ بنا کر ایک مثبت قدم آگے بڑھائیں۔

جناب سپیکر! ہماری حکومت نے ہمیشہ یہ کوشش کی ہے کہ صوبہ پنجاب میں ترقی و خوشحالی کے لئے اپنے وسائل کا بہترین استعمال کرے۔اسی ضمن میں وزیر اعلیٰ پنجاب اور عوامی نمائندگان کی مشاورت سے Punjab Growth Strategy ترتیب دی گئی ہے، آئندہ سال کا بجٹ اسی Strategy کے اہداف اور targets کو حاصل کرنے کے لئے ایک اہم قدم ثابت ہو گا۔

جناب سپیکر! میری ممبران اسمبلی سے گزارش ہے کہ اس پری بجٹ سیشن میں، بجٹ 18-2017 کی ترتیب کے لئے اپنی قیمتی تجاویز سے ہمیں آگاہ کریں۔اس مقصد کے لئے ہم نے ایک مختصر سوالنامہ بھی ترتیب دیا ہے جو آپ سب کے پاس یہاں پر ہے۔ پچھلے سال بھی ہم نے ایسا کیا تھا۔ تمام

معزز ممبران سے گزارش ہے کہ یہ سوالنامہ بھریں اور سیکرٹری اسمبلی کے دفتر میں جمع کروادیں، اگر آپ اس کو اگلے دو دن میں جمع کرا دیں گے تو انشاء اللہ winding up speech میں اس کے analysis بھی ہم آپ کے سامنے پیش کریں گے تاکہ آپ کو بھی یہ اندازہ ہو جائے کہ ان تجاویز کی روشنی میں حکومت پنجاب ایک دفعہ پھر عوام دوست، پروگریسو بجٹ ترتیب کر سکے اور اس کو پیش کر سکے۔

جناب سپیکر! پچھلے سال بھی کوئی تقریباً100 سے زیادہ معزز ممبران نے پری بجٹ ڈسکشن میں تقاریر کے ذریعہ اور اس سوالنامہ کے ذریعہ حصہ لیا تھا اور جن ترجیحات کا انہوں نے تعین کیا تھا ان میں تعلیم، صحت، لاء اینڈ آرڈر اہم ترین تھیں۔ تعلیم کے شعبہ میں پرائمری اور فنی تعلیم کی بہتر سہولیات، اساتذہ کی تربیت، missing facilities کی فراہمی، خواتین کے لئے مزید اداروں کا قیام، صحت کے شعبہ میں پرائمری صحت کی سہولیات کی فراہمی، ڈاکٹروں کی خالی اسامیوں کی بھرتی، زچہ و بچہ کے لئے لیڈی ڈاکٹرز کی موجودگی اہم ترین ترجیحات تھیں۔ لاء اینڈ آرڈر کے شعبہ میں اراکین اسمبلی نے جدید ٹیکنالوجی کا استعمال، پولیس اصلاحات، مانیٹرنگ نظام کی بہتری اور عوامی feedback کو بہتر بنانے کی ضرورت پر زور دیا تھا۔ اس کے علاوہ زرعی آلات، کھاد وغیرہ پر سبسڈی اور کاشتکاروں کو قرضوں کی فراہمی جیسے اقدامات پر زور دیا گیا تھا۔

جناب سپیکر! مجھے یہ کہتے ہوئے انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ حکومت پنجاب نے معزز ممبران اسمبلی کی جانب سے نشاندہی کرائی جانے والی ترجیحات کو حتی الامکان بجٹ سازی میں استعمال کیا اور موجودہ سال کے دوران ان ترجیحات کو عملی جامہ پہنانے میں بہت تیز رفتاری سے عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ میں آپ کو مثال کے طور پر بتاتی ہوں کہ تعلیم کے شعبہ میں 256۔ارب روپے کے وسائل فراہم کئے گئے ہیں۔ ان وسائل کے ذریعہ enrollment میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ سکولوں میں missing facilities فراہم کی جا رہی ہیں۔ نئے اداروں کی تعمیر پر ریکارڈ خرچ ہو رہے ہیں۔ سکولوں کی مخدوش عمارات کی بحالی، مزید کلاس رومز کی تعمیر، سکولوں میں میرٹ اور صرف میرٹ کے bases پر اساتذہ کی بھرتی کی جا رہی ہے۔ صحت کے شعبہ میں آپ کی تجاویز کے تحت ٹی ایچ کیو اور ڈی ایچ کیو کی ٹوٹل revamping ہو رہی ہے۔ ہسپتالوں میں نئے یونٹس کی فراہمی، ویکسینیشن کے نظام میں بہتری، ہسپتالوں میں ڈاکٹروں کی حاضری کو یقینی بنایا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کے منصوبے بھی تیز رفتاری سے اپنی تکمیل کی جانب بڑھ رہے ہیں۔ ہیلتھ انشورنس کا

پروگرام جو کہ ایک revolutionary programme ہے اس کا افتتاح ہو چکا ہے، وہ چار اضلاع میں عملدرآمد بھی ہے اور اس سے کوئی ایک دو نہیں، ابھی تک two hundred thousands سے زیادہ غریب عوام کے لئے مفت صحت کے علاج کو پرائیویٹ سیکٹر میں ممکن بنایا جا چکا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ بھی ممبران اسمبلی کی ترجیحات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کسانوں کو سود سے پاک قرضے فراہم کئے جا رہے ہیں۔ حکومت نے زرعی inputs پر سبسڈی فراہم کی ہے اور لاء اینڈ آرڈر کے لئے safe city جیسے بہت ہی بڑے اور سود مند effective منصوبوں کو بہت ہی effective انداز میں implement کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں پرامید ہوں کہ پچھلے سال کی طرح اس سال بھی پری بجٹ سیشن میں ہمارے معزز ممبران مثبت اور قابل عمل تجاویز لے کر آئیں گے اور بجٹ سازی کی priorities set کرنے کے لئے ہماری مدد کریں گے۔ میں خاص طور پر آپ سب سے یہ request کرتی ہوں کہ عوام کو جو اہم مسائل درپیش ہیں آپ ان کو focus کریں، جیسے تعلیم اور صحت کے معیار کو مزید بہتر بنانا، شعبہ زراعت اور لائیو سٹاک کے موجودہ مسائل اور ان کا حل، عوام الناس کو صاف پانی کی فراہمی، بے روزگاری اور غربت کے خاتمہ کے لئے تجاویز، نوجوانوں کو فنی تربیت دینے کے لئے تجاویز، خواتین کی ترقی کے لئے تجاویز، environment کی protection کے لئے تجاویز، لاء اینڈ آرڈر کے حصول، دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے تجاویز، عوام الناس کے بہتر نقل و حمل کے لئے تجاویز اور محاصل میں اضافہ کے لئے معزز ممبران اسمبلی کی آراء اور تجاویز ہمارے لئے بہت ہی قیمتی ثابت ہوں گی۔

جناب سپیکر! میں آج پری بجٹ سیشن کی وساطت سے معزز ممبران سے request کرتی ہوں کہ بحیثیت عوامی نمائندگان ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ ہم عوام کے مسائل اس ایوان میں زیر بحث لائیں اور ان کے تدارک کے لئے suggestions and proposals کو بھی یہاں debate کریں تاکہ ہم انہیں بجٹ کا حصہ بنا سکیں اور عوام کی خوشحالی کے سفر کو تیز کیا جا سکے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں ایک بار پھر گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ پچھلے سال کی طرح اس سال بھی مجھے بہت امید ہے کہ ہمارے معزز ممبران نہ صرف تقاریر کے ذریعے بلکہ سوالنامہ بھر کر ہمیں وہ تجاویز دیں گے جو ہم اپنے بجٹ میں شامل کریں گے۔ میں آپ کو یہ بھی یقین دہانی کراتی ہوں کہ last time کی طرح اب بھی آپ کی تجاویز ضائع نہیں جائیں گی بلکہ ان کا analysis کریں گے اور میں لاکر

آپ کے سامنے پیش کروں گی اور انشاء اللہ انہیں بجٹ کی ترجیحات میں بہت اچھی طرح سے reflect کیا جائے گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: ڈاکٹر نوشین حامد!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب ذوالفقار غوری!

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کی توجہ کا طلبگار ہوں میں نے یہ بات اس لئے کہی ہے کہ بجٹ برائے مالی سال 17-2016 چوتھا بجٹ تھا۔ اس میں مینارٹی کے لئے 46 کروڑ روپے کی لاگت سے ایک مینارٹی ڈویلپمنٹ فنڈ رکھا تھا، جب ہمیں یہ ڈویلپمنٹ فنڈ ملا تو ایک کروڑ 80 لاکھ روپیہ ہمیں دیا گیا اور یہ بھی فروری میں ہوا لیکن ابھی تک اس کی DDC ہو سکی، اس کی administrative approval ہو سکی اور نہ ہی اس پر implement ہو سکا۔ جون 2016 میں یہ بجٹ پیش کیا گیا اور اب مارچ 2017 ہے تقریباً 9 ماہ تک یہ سلسلہ ایسے ہی رہا لہٰذا آپ خود اندازہ لگا لیجئے کہ اگلے تین ماہ میں اس پر implement کیسے ہو گا؟

جناب سپیکر! میں نے آپ کو جو تجاویز دی تھیں، میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی کہا تھا اور دو صفحے تحریری بھی دیئے تھے کہ پلیز آپ ان پر غور کیجئے گا لیکن میں معذرت کے ساتھ کہوں گا کہ میری اس تقریر اور جو دو کاغذ دیئے تھے ان میں سے ایک شق پر بھی کوئی غور نہیں ہوا، کوئی بات نہیں ہوئی۔ میں کبھی بھی احساس کمتری میں مبتلا نہیں ہوں کہ ہمارا اتنا بڑا بجٹ ہے اور میں اقلیت سے تعلق رکھتا ہوں اور ہمارے سات آٹھ ممبر ہیں۔ اگر ہماری یہی ratio ہے تو کوئی بات نہیں اور خدا نے چاہا تو یہ ratio بڑھتی بھی رہے گی لیکن جب تک ہم اس ایوان میں ہیں آپ کو ہمیں ساتھ لے کر چلنا چاہئے کیونکہ یہی جمہوریت کا تقاضا ہے، میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کا وژن بھی یہی ہے کہ وہ اقلیتوں کو ساتھ لے کر چلیں چونکہ ہم بھی آپ کی اس حکومت کا حصہ ہیں، ہم مسلم لیگ (ن) کے ورکر ہیں اور ہمیں بھی یہ حق حاصل ہے کہ آپ جو دوسرے ممبران کے ساتھ کرتے ہیں وہی ہمارے ساتھ بھی کریں۔

جناب سپیکر! ہمارا کوٹا پانچ فیصد رکھا گیا ہے لیکن اس سلسلے میں میری تجویز ہے کہ آئندہ بجٹ میں اس کوٹے کو بڑھایا جائے چونکہ ہماری آبادی زیادہ ہے اور ہمارا work بھی بہت زیادہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے بجٹ میں تعلیم اور صحت کے حوالے سے آپ کی بہت بڑی کاوش ہے آپ نے بڑی محنت کی اور واقعی ہمیں ضرورت ہے کہ ہم صحت اور تعلیم کے بجٹ کو اور زیادہ بڑھائیں چونکہ تعلیم ہی

سے ڈویلپمنٹ ہوتی ہے تعلیم ہی سے ترقی ہوتی ہے اور تعلیم ہی سے ہماری آنے والی نسلیں کامیابی کی طرف گامزن ہوں گی۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ پوری دنیا کو پتا ہے کہ 25۔ دسمبر کو کرسمس منایا جاتا ہے لیکن یقین مانئے کہ اس سلسلے میں ہماری کمیونٹی کو جو فنڈ ملتا ہے اس کی implementation فروری کے last week اور مارچ کے first week میں ہوئی ہے۔ یہ کتنا تضاد ہے کہ 25۔ دسمبر کو کرسمس ہوئی اور تین ماہ بعد فنڈز دینے کے حوالے سے implement ہو رہا ہے، پلیز آپ اس پر بھی غور کیجئے گا۔

جناب سپیکر! پچھلے بجٹ میں محترمہ وزیر خزانہ نے کہا تھا کہ آئندہ مالی سال میں سیالکوٹ میں ڈولفن فورس شروع کی جائے گی لہٰذا میں آپ کو یاد دہانی کراتا ہوں کہ آئندہ بجٹ میں سیالکوٹ میں ڈولفن فورس کے لئے بجٹ رکھا جائے چونکہ آپ کی پچھلی بجٹ تقریر میں بھی لکھا ہوا ہے کہ آئندہ مالی سال میں سیالکوٹ میں یہ سہولت مہیا کی جائے گی لہٰذا میں آپ کو دوبارہ یاد دہانی کراتا ہوں کہ اس پر غور کیجئے گا۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ مرے کالج سیالکوٹ اور گارڈن کالج راولپنڈی کا نوٹیفکیشن ہو چکا ہے لیکن implement نہیں ہو سکا کہ کالج nationalize ہوئے تھے وہ ہمیں واپس کئے جائیں۔ مرے کالج سیالکوٹ اور گارڈن کالج راولپنڈی بہت مشہور کالج ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ ایجوکیشن اور ہیلتھ میں مینارٹی کا اور اس میں بھی خصوصاً کرسچئن کا ایک بہت بڑا کردار ہے لہٰذا اسے بھی یاد رکھا جائے اور اسی ناتے دوبارہ عرض کروں گا کہ آپ مرے کالج سیالکوٹ اور گارڈن کالج راولپنڈی کو واپس کریں تاکہ ہماری تعلیم اور ہمارے لوگ accommodate ہوں اور پاکستان کو اس کا فائدہ ہو چونکہ مرے کالج میں پرائیویٹ تعلیم mission spirit کے تحت ہوتی ہے اور جو لوگ mission spirit کے تحت کام کرتے ہیں یقیناً وہ کامیابی حاصل کرتے ہیں اور سابقہ سالوں میں ایسا ہی رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی بتانا چاہتا ہوں کہ اگر بجٹ میں 46 کروڑ روپیہ رکھا تھا تو اس میں ہمارے سات ایم پی ایز کو ایک کروڑ 80 لاکھ روپے دیئے تھے۔ اگر ہم سات لوگ ہیں تو یہ تقریباً بارہ تیرہ کروڑ روپیہ بنتا ہے اگر اس میں سکالرشپ کو بھی جمع کر لیں تو یہ 22 کروڑ روپیہ بن جاتا ہے اور یہ ٹوٹل 35 کروڑ بنتا ہے لیکن آپ نے ہمارا 46 کروڑ رکھا تھا لیکن ابھی تک 11 کروڑ کا نہیں پتا کہ وہ کس مد میں رکھا تھا اور اسے کہاں استعمال کیا گیا۔ میری یہ بھی درخواست ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: پلیز wind up کریں۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! صرف ایک منٹ۔

جناب سپیکر: جی، غوری صاحب!

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ ہمارا جو بجٹ بچ گیا ہوا ہے وہ ہمارے تمام ممبران میں تقسیم کر دیا جائے تاکہ ہم اپنے ڈویلپمنٹ کے کام بہتر طریقے سے کر سکیں چونکہ یہی پاکستان مسلم لیگ (ن) کا وژن ہے، یہی میرے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کا وژن ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم ان کے ساتھ چلیں اور وہ بھی ہمیں ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں چونکہ جمہوریت کا یہی تقاضا ہے لہٰذا مہربانی کر کے میری ان باتوں کو ضرور لکھیے گا اور میں چاہتا ہوں کہ ان پر implement بھی ہو۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ ڈاکٹر نوشین حامد کے بعد ڈاکٹر سید وسیم اختر ہیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! شکریہ۔ میرے فاضل بھائی نے بہت اچھی تجاویز دیں ہیں میں صرف ایک ہی بات کرنا چاہتا ہوں کہ گارڈن کالج راولپنڈی اور مرے کالج سیالکوٹ کے حوالے سے وزیر اعلیٰ نے رانا ثناء اللہ خان، سیکرٹری فنانس، سیکرٹری ایجوکیشن اور مجھ پر مشتمل کمیٹی بنادی ہے اور ہم نے اس کی تین میٹنگز کر لیں۔ وزیر اعلیٰ نے لکھا ہے چونکہ یہ ادارے زیادہ اچھے طریقے سے چلاتے ہیں جس طرح ایف سی کالج واپس کیا گیا ہے اسی طرز پر ان کے TORs بنا کر دیئے جائیں۔ یہ سپریم کورٹ کا بھی فیصلہ ہے کہ انتظامیہ nationalize ہوئی تھی لیکن پراپرٹی nationalize نہیں ہو سکتی اس لئے میں اپنے بھائی کو جنہوں نے بہت اچھا اظہار خیال کیا ہے انہیں یہ بتانا ضروری تھا کہ اس پر کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: ڈاکٹر سید وسیم اختر!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اگلا نام مولانا مسرور نواز جھنگوی کا ہے۔ مولانا صاحب! آپ پانچ منٹ میں اپنی بات مکمل کریں گے۔

مولانا مسرور نواز جھنگوی: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کی توجہ اپنے شہر جھنگ کی طرف مبذول کروانا

چاہوں گا۔ میرا ضلع جھنگ ایک پسماندہ علاقہ ہے اور عرصہ دراز سے اس پر ظلم کیا جا رہا ہے۔ ضلع جھنگ دوسرے مختلف اضلاع مثلاً ٹوبہ ٹیک سنگھ، چنیوٹ، فیصل آباد، لیہ، مظفر گڑھ، میانوالی، خوشاب اور ملتان سے منسلک ہے۔ میں یہ بات تسلیم کرتا ہوں کہ میاں محمد شہباز شریف ایک بہترین ایڈمنسٹریٹر ہیں لیکن ہمارے صاحب اقتدار لوگوں نے جھنگ کی طرف ان کی توجہ مبذول نہیں کروائی۔ جھنگ میں کسی لحاظ سے کوئی بھی سسٹم کارآمد نہیں یعنی ضلع جھنگ میں ایجوکیشن، سیوریج اور حفظان صحت کا کوئی مناسب انتظام نہیں ہے۔ میری چند گزارشات ہیں اور میں خواہش رکھتا ہوں کہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا ان کو نوٹ فرمائیں اور آنے والے بجٹ کا انھیں حصہ بنائیں۔

جناب سپیکر! میری پہلی گزارش یہ ہے کہ جھنگ یونیورسٹی already approved ہے لیکن اس کے لئے فنڈز release نہیں کئے جا رہے تو میری درخواست ہے کہ اس کے لئے فنڈز release کئے جائیں۔

جناب سپیکر! دوسری گزارش یہ ہے کہ جھنگ ایک زرعی علاقہ ہے اور یہاں کے لوگوں کی معیشت کا زیادہ تر انحصار زراعت پر ہے لہٰذا جھنگ شہر میں زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کا سب کیمپس بنایا جائے اور اس کے ساتھ ساتھ ایوب ریسرچ سنٹر کا آفس بھی بنایا جائے کیونکہ جب تک نیا بیج شہر میں متعارف ہوتا ہے یا عوام تک پہنچتا ہے تو اس وقت تک اس پر حکومت کی طرف سے پابندی لگ چکی ہوتی ہے۔ اگر جھنگ میں ایک ریسرچ سنٹر ہو گا تو عام لوگوں تک نئے بیج جلد پہنچ سکیں گے اور اس سے پیداوار زیادہ ہو گی۔ فیصل آباد سے جھنگ double road منظور ہو چکی ہے۔ یہ double road فیصل آباد ضلع کی حد تک تو بنا دی گئی ہے لیکن آگے جھنگ تک اسے نہیں بنایا گیا۔ میری گزارش ہے کہ اس سڑک کو جھنگ تک مکمل کیا جائے۔

جناب سپیکر! چونکہ جھنگ کی آبادی بہت زیادہ ہو چکی ہے اس لئے ڈی ایچ کیو جھنگ کو اپ گریڈ کیا جائے۔ ضلع جھنگ سے ملحقہ دیگر اضلاع سے بھی مریض یہاں پر آتے ہیں جبکہ یہ ڈی ایچ کیو ان تمام ضروریات کے لئے ناکافی ہے لہٰذا اسے فوری طور پر اپ گریڈ کیا جائے۔ اسی طرح جھنگ میں 600 بستروں پر مشتمل ایک نیا ہسپتال قائم کیا جائے تاکہ ضلع جھنگ کی عوام کے صحت کے مسائل کو حل کیا جا سکے۔ اسی طرح جھنگ شہر کا سیوریج سسٹم مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے اور وہاں پر نکاسی آب کا کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں ہے۔ حکومت نے ڈیڑھ کروڑ روپے کی لاگت سے نیسپاک کے ذریعے اس حوالے سے ایک سروے کروایا ہے۔ اس سروے میں بتایا گیا ہے کہ شہر کا سیوریج سسٹم کس طرح سے درست

کیا جا سکتا ہے تو اس کے لئے فنڈز release کئے جائیں، اگر مکمل فنڈز release نہیں ہو سکتے تو کچھ فنڈز release کر دیئے جائیں تاکہ اس پر working شروع ہو جائے اور پھر آہستہ آہستہ شہر کا سیوریج سسٹم بہتر ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! جھنگ کی تقریباً تمام سڑکیں تباہ شدہ حالت میں ہیں لہٰذا ان کو نئے سرے سے تعمیر کرنے کے لئے فنڈز release کئے جائیں۔ ہمارے شہر میں ایک خاکی شاہ روڈ ہے۔ یہ سڑک پچھلے آٹھ سالوں سے زیر تعمیر ہے۔ اس سڑک کی وجہ سے تین قیمتی جانیں بھی ضائع ہو چکی ہیں اور یہ بات وزیر اعلیٰ کے بھی علم میں ہے۔ یہ شہر کی مرکزی سڑک ہے، نہ صرف مرکزی بلکہ یہ ہماری جناز گاہ کی سڑک ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس سڑک کی تعمیر کے لئے فوری طور پر فنڈز release کئے جائیں۔ اس کا سیوریج سسٹم مکمل ہو چکا ہے اگر اس سڑک کی تعمیر کے لئے فنڈز release ہو جائیں تو یہ جلد بن جائے گی۔

جناب سپیکر! جھنگ شہر تین آبادیوں یعنی جھنگ سٹی، سیٹلائٹ ٹاؤن اور جھنگ صدر پر مشتمل ہے۔ ان آبادیوں کی ضروریات کے پیش نظر جھنگ شہر میں تین ماڈل بازار دیئے جائیں۔ جھنگ شہر کو جدید دور کی ضروریات کے مطابق ایک جدید لائبریری کی ضرورت ہے تاکہ جھنگ کے تشنگانِ علم اپنی علمی پیاس بجھا سکیں۔

جناب سپیکر! جھنگ میں کرسچین کالونی کے اندر پانی کا ایک بہت بڑا جوہڑ ہے۔ یہ جوہڑ وہاں پر عرصہ دراز سے موجود ہے اور اس کی وجہ سے کرسچین آبادی مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہی ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس جوہڑ کو ختم کیا جائے یا اس کے پانی کی نکاسی کا کوئی انتظام کیا جائے اور اس کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: آپ کی مہربانی۔ اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 9-مارچ 2017 بوقت صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔ انشاء اللہ کل بھی یہ بحث جاری رہے گی اور پھر وزیر خزانہ صاحبہ اس کو wind up کریں گی۔